

اپنے کے محبت میں اور میرے دستینہ مصطفیٰ
این صفت کی مقبولیت حاصل تھی۔ اب صفت
جس کا ہمیں مستند ہیں سکتے۔ اب صفت
کی جو انسانوسی دنیا کا ایک مکمل ناتعلقی

بِلَّا بُونَتَةِ الْبَلَّا

این صفت



کے مقابلے کے لیے اپنے روئیں توں کو نکالے۔
”چوکرے: اہل تیرتے سر پر نایا رہی ہے۔
”میں پھر سمجھا تاہوں کہ میرے مقابلے کے لیے کسی بڑے کو
بیچ و سہرا بولا۔ درد نہیں خودی گھس پڑھ کا۔ شہزادہ
افراسیاب کے مودھل کے لیے مجھے کیا دوں کی داری اکھائی تھے
”خواشیے اوباب!“ رسم نے تواریخی لی اور جنلا بہٹ
شیل والوں کی خواص سہرا بچل کر ایک طرف ہٹ گیا اور اس نے بی بولہ
بیکھی۔
”چوکریوں کی طرح تاپنے والے سبھل یہ دستم نے دعا مراد کیا
شہزادے پھر واغال دکارہ تھا مدار دستم نے اس کی تولہ
ای تو اور بیوک لی اور سہرا بول کو دینا ہوا یچھک طرف پر ہوا سہرا بول
ایک بھگڑک کرنڈ کرنے لگا پھر دھنڈا جیل دے کر ایک طرف ہٹا،
وہ دستم خذ کے بیل نیچے چلا آیا تماشا ٹیول نے قبھرہ لگایا۔
”رستم اٹھا۔۔۔ لیکن سہرا بول پر دیوارہ چھپنے کی بجائے تماشا ٹیول
کی طرف مذکور کے لئے مان کر فرش پر بیٹھ گیا۔ لوگ ہتھتے ہے اپا ہب
رستم نے بی بی ہستا شروع کر دیا اور اس بڑی طرح کی بھی پہیتھ ہیا تما
حادیبی، بیٹھ، تماشی جیران رہ گئے۔ اس سے پہنچ جب یہ قدماء اسنج
ہوا تاپ تو کل دس بیات نہیں ہوئی تھی سہرا بول اگل آنکھیں پھڑا
پھاڑ کر اُسے دیکھنے لگا تھا پھر بیٹھ کر کام کا رکھا بول بپا ہو گیا تماشا ٹیول
کے شوریں پر وہ مترکی آداز دیب کر رہے تھی، جو اسنج کے دلے نگوٹ
سے دستم کو عالیہن کی گالیاں دصدھا تھا۔ لگر دستم کی بھی اس طرح
نہ رک۔ پردہ بیٹھوئے کی کوشش کی گئی، اس وقت اسی نجہت
کوئی نہ جانے کیا ہو گیا تما، اسی بھگڑے سے کھسکا، ہی نہیں بیٹھنے کے
لبخ پر پھول گئے۔ ان کی بھریں نہیں آرہا تاکہ ایک بیک سیمی کیا
ہو گی اور وہ اب کیا کریں۔ رستم بمحض کھوڑتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔
اُس نے تواریخیک دی۔ ایک ہاتھ سر پر دکھا اور دوسرا ہاتھ پر دکھ
کر ناچھنے لگا پھلی بھاری اور بیٹھی تھی اور اسیں گھنڈا بھی شروع اور ایسا
”ادے لہم ہر جانی... میہوبے چھڑو نا... لیکن میہوبے چھڑو نا
۔۔۔ آ۔۔۔ آ۔۔۔ آ۔۔۔“

پھری نہ کسی طرح پر دہ کیجا گی، اسنج کا ہنگامہ تو فرو ہو گیا۔ لیکن
تماشی ابی بھک شور چارے تھے تقریباً دو منٹ بیک۔ ہمیں
کیفیت بھی چراکیں پست کرنا ہوا۔ ایک لیٹے تھیں ایک لیٹے تھے
پھرے چھڑکیا۔
”خواں دھراتا! ہمیں افسوس کے ماتحت کہنا پڑتا ہے... کہ
ہمارے کی نوشن نے دستم کو بیک پا دی ہے۔۔۔“

”پلازا“ تیرہ دن میں دستم و سہرا بول کا درامہ
ہو رہا تھا۔ فنک کے شال جسے کیا تھا
تیرہ دن کی تھی جو بیک کا دھر کر رہی تھی بلکہ تیرہ کا بیل کو دنوں
کے لئے کھلے پر حاصل کر دیا تھا اور کوئی دفعہ سے اپنے کمالات کا تماہیز
کر رہی تھی۔ اسی دو دن میں اس نے کئی ڈلائے اسنج کے لئے تین میں
دستم و سہرا بول بہت متقول ہوا تھا لہذا آج جب کہ وہ اس شہری
اپنا آخری بار وکارام پیش کرنے جا رہی تھی پسیک کے اصرائیلی
رستم و سہرا بول بیا اسنج کر رہا پڑا۔ بلکہ کچھ بھی سہرا نہ تھا۔ پسیک آخری
ایک کلبے میں سے انتظار کر رہی تھی۔ آخری ایک جس سی را جم و سہرا
لے جگ کر۔ بیا پیٹھیک لڑائی۔۔۔ بیا، جو نادانشی میں ایک
دسر سے لڑتے تھے۔ وہ سہرا جو پلٹھ بیک کی تلاش میں نکلا تھا
ایک سلاش کا شکار ہو کر اپنے بیک سے لڑا کر تھا۔ آخری ایک کے
لیے پر دہ اٹھا اور بلکہ نایوں سے گردبھگ دیا۔ میسان جگ کا منتظر
تھا، اسنج کے دھنے پر ہے سے فوجان سہرا بول بیٹھتی میں رکیا اور اس کی
لچھائیں ہوئیں اور اس کی مدد و فدائیں اتحاد پیدا کر تھیں۔
”ایسا جو! ہے کون تھیں ایسا جو افراسیاب کے ایک ادنی فلام
ے گرا کے۔۔۔ دہ بول، جس سفا نہ ہوں کے لئے چیر کر رکھ
دیئے گئے۔۔۔ میں ہو قانوں سے لڑا ہوں، میں نے دیوؤں کی کوپڑیاں
توڑی ہیں، میری ایک مزب پہاڑ طو کو زیرہ زینہ کے رکھ دیتی ہے
اُد میرے سلاتھی میں کون سے کی پیک ہوں۔۔۔ میں نلڑ لہوں...“

میں ہو قان ہوں۔۔۔ میری بھیت سے شیر لپٹھ غاروں میں جانچتے ہیں۔
سہرا بول چوتارہ پھر تماشا ٹیول کی نظری دستم کے پوری بھیت پھرے
کی طرف اٹھتی ہیں جو اسنج کے ہائی گھٹے سے آہستہ آہستہ
روشنی دیں اور اسجا اسنج پر زہریں دُدیا، ہماں ایک تقدیر لہڑا۔
جسکے پیچے ”رستم“ ہمیں گرج سُنال ہی تھا۔ بیک جا، شاید
تیری مال مڑیا ہے اور دھنے میں جھوارا۔ تماشا ٹیول کے مقابلے پر آئے
سے روک دیتی۔۔۔

”تو گوں سے، سہرا بول نے حادثت سے پچھا۔
”شہزادہ کیا دکل کا ایک ادنی فلام، ایران کا ایک سائل پہلوی
مجاہس رکھ کر جی دے۔۔۔ سہرا بول نے حادثت سے کھنکیں ہیں
آندھے کیچھن کو تیم کرنے سے بھے کیا فائدہ ہو گا۔۔۔“
”بیٹھے بھیت بھر دی کے مقابلے پر آتے ہیں دستم ختم کر دے۔۔۔“
”پل جو کر، مسروطی کی طرح خشن غربتے نہ دکھا۔۔۔“
”ہم تھی کوچھ تک بینجا ہے۔۔۔ پر خستہ تھیں آنماں سہرا بول تھکرا
کر لے۔۔۔ جا لش تجھے معاف کرتا ہوں، ایران سے کہہ دے کے سہرا بول

مکنے تو جو اسی نہیں رہیں کبھی تھی شاید میرا شرف نے خود بھی کہلہ
ڈکھ لئے تھے کہا۔
یہ بحث کروائیں کہ پیسے گرین روڈ میں ہو رہی تھی۔ سارے ایک
اور پولیس و فروریں کے تھے تھرٹھٹھا ہل میں کس کی پیچھے کامی دی کوئی
مبتدا تھے جا رہا تھا۔ پولیس والے دوڑ پڑے اُسیں ہل میں آتی، ہی
برادری کا ایک آدمی کامی دیا۔ یعنی ایک کامیں جو یک ستون سے پہنچا
ہوا ایک طرف چھوڑ رہا تھا۔ اس کا نامہ ستون ہی کی طرف تھا اور ایک
لبی سی پیڑی اور کی گرداتیں جو یہی جعلی تھیں جس کا دوسرا سر اور دو
گزیں کے درمیان میں پہنچا دیا گیا تھا
میر کی حرکت ہے پولیس اپنے م حق پھاڑ کر جو جاؤ اور ستون نے
چھوڑ دیں جو اپنے پیڈ پڑا۔
والی کا اپ "وو...وو...وو" کا نیپل ہو گیا۔

سچی االی... دوستی کی سائنس کے نتایج رات یہاں تھے تو اُنکے
لئے میرے کے مذہبی درفت اشارہ کیا ہوئی تھیا ہا کہ اُنکے پکپولی
یا ان کے نیچے کی سائنس کا کام کرنے سے پہلے پہلی پیغمبری
گھط پر پہنچنے کا کام کیا تھا اور اُنکے پیغمبری کی طرف ہم اُنکے
لئے پہنچنے کا کام کیا تھا اُنکے پیغمبری کی طرف ہم اُنکے
لئے پہنچنے کا کام کیا تھا اُنکے پیغمبری کی طرف ہم اُنکے

• تھیں بے کاشا اور بہر نہیں
تھیں کوئی پس اخیر نہ ظالوم ہاٹھیں سے کجا
نہیں سپیں سکاں بی تھوڑے بھلیں
بی تھوڑے کے پیارے سی عین ویہ سے نہیں آیا
وہ خوشی از دن پرستیں ہے
وہ خوبیں تھیں کی اولاد کی خود میں تھیں

مدد حبیب خاں کے اپنے فریدی لیٹاک پس کھکے
ہوئے تھے اور اکادمی تھا۔ فریدی تھا جو کے لا بھر رہیں کی راہ
لئی سارے پڑھ پڑیے ملاں۔ سے اذلی پیریں اسیں حرکت کو کی
خواہ داشت۔ مگر کیا آئی تھی خواہ پہنچنا اور کیا دل کیا بیکار پڑ
پیل دھوکہ لگوں کے ملاں پڑھوں۔ دل کی دھوکہ کی

مکہ پر نہیں تھا۔ یہاں تو ہال میں سینکڑوں ہی کلوٹے رہے ہوں گے اور
دہ خاص قسم کی دعا یعنی سیاہی کسی کے چپر پڑنے تھی جو بے اگر وہ
ان سہوٹوں کو پکڑتا شروع کر دیتی تو نہ جانتے کتنے مشق، نشانہ افزاں تھا
اور آرٹسٹ قمر کے بعد میر دوں حوالات میں بھیج بائیں

بڑی دیر بعد یہ بات پوچھیں آئی کہ ہم اکارف
ایک دروازہ کھول جائے اور لوگ ایک ایک تر کے پیارے اسرا بر
کھڑے ہوئے پوچھیں کہ انہیں آنکھ تاثیل یا تھیں۔
تاثیل نے تھوڑے کوئی توانی نہیں کی ایک بڑی گفتگو

کان دیالنے ہی پڑے۔ اس طرح ہل خالی ہونے میں تحریکیات کو نہ کر
گئے بلکہ توٹے ہوئے زیورات کی کے پاس سے پر آمد ہوئے ساگ
سے فرست پاک کر پوچھیں اپنے تیرپر لیکل کیسی کے ادا کار جمل کی طرف
مشیجہ ہوا اور ستمہ ان شکم بروگیا تھا اور وہ اپنی حرکت پر منتشر نہ
تھا لیکن قصور اس بچارے کا نہیں تھا۔

”میرے پہنچ کیوں پہنچی؟“ پولیس آفیسر نے دعا نہ کر
اُس سے پوچھا۔

”جناب والا مجھے علم نہیں تھا کہ پس بچوں میں
تو اُسے کوئی لذٹکنے کی سعیر کر دی گیا تھا“
”کمال سے آتا تھا“

”بیکر ماسب نے بچوں کا ٹھاٹھ
دیکھ لیا۔“
”ایسے نہیں تو... باہم پستہ قدر بیکرا جپن کر دو لاڑکان کیا
جاں لوں...“

”الطب الاليجي“

و میں اندر ہے کہاں ہے وہ پولیس فیرنے پڑے تو کہاں

ہوئے اداکاروں کا تیرنگاروں سے دیکھ کر پوچھا
جس کی نہیں وہ ایک خوبصورت کی لڑکی ہے۔

وکیول وہ
بے کلگا تاکہ وہ مٹا خون رکھے

گیس نہ کامایا۔

نائب سکریٹری فرست کیا تھا

دیکھا تھا اس کا عالم بڑا
شکننے والے اُسی اور سماں پر بندوق کی
تھی اُنہوں نے سینہ درستانے تھی
اوہ بہبودیں اپنے پیروٹ کر لئے ہیں اُنہوں نے

عینکو خرچ کی تھی۔
پیر کے ساتھ اپنی شادی بات کی وجہ
بے قبول یا کسی دل نظرے میں بھی کاملاں بھایا لیتا تھا
و بھت تھا لیکن بہت زیادہ پاک و نیک بود تھا جو اپنے
ہمالی کا بھی جوڑ کا پیار کر رہا تھا اسکے پاس پاک
ناٹکیں بھی بہتر تھیں جو اسکے پر لٹک کر پیش کیے
گئے تھے جو اپنے بھائیوں کے لئے بھائیوں کے لئے
تھے اپنے بھائیوں کے لئے اپنے بھائیوں کے لئے
جیسا کہ وقت بہر حال بچکر بڑھتے تھے۔ بخشن عالم تھے کہ اس کو
پہنچا لیا اور بھر جب اس کو جو ان کی اولاد میں کھل تان
پہنچا کے اسی نزدیک کا لب بات تھا کہ جسی کرنے پر آنے والی
صلوٰم ہو سکا کہ ایک بھائی جس نے اسی امر کے متریں بیبا یا اس
ہمیں کہا تھا اپنے کافی بہت بڑا تھا اس کے لئے
پیکر کے طرف گاتھا جو کہ شادی کے سفر میں پہلا گز بھی
تھا اسی سے سہلیاں اسی سے کس کو اس پر شبیہی تھیں
مُواحتا دریکھ دیا یہی تھکھہ اپنے کام تھی کہ اسی کو
یہیں یہ بات اُن کے فرتوں کی ہیں جو جو سکتی تھیں اس کی
پیٹھ پر لے ہونے تھے جیسے اس کے تاریخ کی بھلے عاختائیں اُن
کی مرہی نہیں کئی اور بھی اپنے ہی تھکھہ تھیں اس کے
پیور ہوتے تھے۔ اُن راؤں ہر سو سالی ہیں جو دیوبندیہ مدرسہ پر
مخصوص تھے اسے بنادیتھا اس بات کے تھقیلتی تھی کہاں
بڑھتے تھے اور وہ صحیح منقول ہیں پیک کا بیرونی کر دیا تھا پیک
کا آگئے سے ہر دن کی ایک صورت اور بھی تھی۔ وہ یہ کہ اپنے اس
تھکھے کو کھل دیتے تھے۔ وہ تو جہزادا تھا پہلا دا اور اس کی اولاد
لہذا ایک بھائی دلخیل کو کیا بصرہ

کوئی نہیں کر سکا اور میر احمد کیا کوئی کام نہیں
لے سکتے بھی کے لئے اسی وجہ پر اپنی حکایت ای
میں عارضی اور موقتی خیر و نفع کی امور کا سبق اور کوئی
یاد نہ کر سکتا کوئی جزوی حرمت نہیں پیدا کر سکتا اور
کوئی انتہا کے لئے نہیں کوئی بدلیں سمجھ سکتا اور

اک دوست انسان نہ کر سخن کو بیک پڑا دی خواہ دادا
ٹاکرائیں ریتیں کر لے جائیدادیں پریم کوں یونہانی نہ کر
پریمی بے ماعت چار دن آں لات نہ کر سکنے

وختا قریب ہی کے کسی بڑے میں ایک بڑی سُرٹی سی آواز
گونج کر رہی تھی جید کو ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے اُس کے کانوں میں
کھٹ ملھے شرست کی پچکاری مار دی ہو۔
”میرا حقیقت حکمہ سراجِ رسانی سے ہے اور یہ کیسی بھی بحول
پول بخ کے پاس تھا“ جید نے کہا۔

”خیز، بخدا ہوں ہو بخ خونے کہا۔ اُپ سار جنت ہے اُپ
کے بعد کوئی نپکر صاحب تشریف لائیں گے اُن کے بعد کوئی پیر شریعت
پھر ڈی آئی تھی صاحب، آئی جی صاحب تھک بھی فضیلت ہے
یعنی انگریز آئے ہیں ہم منتشر ہیں اس کیسی نہیں دل پہنچ لے جیئے تو بھے
کھر پھوڑ کر جاؤں یا نہ گاؤں“

”آت قوہ مطلاع داعف بـ، سُرٹی آوازِ درانگِ روم میں گونج
کر رہی تھی جید جگ، بکھڑا۔ پھیلے در دواترے میں ایک جوان انگریز
کھڑا تھی تکروں خواہ آواز بات کا بخیڑا نیار ہے ہو، کیا فائدہ؟“
”سیکم بیسی قسم کیوں پلی آئیں۔ تھا کی طبیعت تھیک نہیں آج
ٹھنڈک بیہت ہے، پورا رحابوں کھلا ہبت ہے، آگے بڑھا ہو بالا۔
جیسے مسوی کیا بھیے عورت نے اُس کا لوٹ ہی نہیں ہی نہیں ہو۔
وہ در دواترے سے موفوں کے قریب آگئی۔

”تشریف رکھے، اُس نے جید سے کہا۔ جید بیٹھ گیا۔ سامنے والے
محنت پر وہ خود میں بیٹھ گئی رہو رہا ہمڑ کھوئے کھڑا رہا۔ جید اس
عورت کے متعلق سوچنے شروع کا شکار تھا۔ اُنی سُرٹی آوازی مالک ہونے
کی بنا پر اُسے کوئی بھی سے تشبیہ دی جاسکتی ہے جا لامگو وہ خاصی
کوئی نہیں مخوتی دلش، سار اُن سیاہی مائل اور لذیذہ رک گئے یاد
سے زیادہ تندی ہو گئی جید کو سیاہی مائل اور لذیذہ رک گئے یاد
کئے ریسے لیکن شیرنی کے ساتھ ہی بلکہ اسکے بھی رکھنے والے۔
”فخر مر زمہرہ جمال“ جید نے آہستہ سے کہا۔

”جی ہاں“ زمہرہ بولی پھر بُرٹے کی طرف پڑت کر بڑے پیار
بھرے بچے میں کہا۔ ”آپ کی کافی ٹھنڈی ہو ہوئی ہے“

”آں... ہاں... کافی!“ بُرٹے حاوجو شاید کہ اور سوچ رہا تھا
چونکہ پڑا ویکن تھا ریتی طبیعت تھیک نہیں، ٹھنڈک...“ لیکن
”نہیں ابھی آتی ہوں!“ اُس نے بے پرواں سے کہا۔
”بُرٹھا، جید کو گھوٹتا ہوا پہاڑا۔“

”ہاں تو فرمائیے“ اُس نے جید کو جھانپ کیا۔
”بے جمال صاحب بہت غفتے دار آدمی معلوم ہوئے ہیں“ فرمی
نے کہا۔

”کون جمال صاحب؟“

جمد کیٹھ لاک کو پائیں بارٹے کے اندر لے لیا چلا گیا تکن اُسے پوچھیکو
سے ادھری روک دیتا پڑا جو کچھ بیکھر لیکوں پہنچے ہی سے ایک
کاکھڑی ہوئی تھی جید نہ رجا نے تسلی میں سوچنے لگا کہ وہ تھی
ہوئی نام دلراہ بھیلا خانہ زہر جمال پہنچیں کسی جمال کی تہہ تو تیا
زمہرہ جیسا من رکھتی تھی جید نے اپنا ذذنگ کارڈ اندھیجوادیا۔
بھر رہے کچھ دیر دڑا ٹانگ روم میں انتشار کرنا پڑا ایساں بڑے بڑے
فرمودن میں اُن دلکش چہرے نظر کرے تھے انتشارگی الگ اگامہ سے
سچھا اچڑاٹنے کے لیے عین امنانہ لگانے لگا کہ ان میں سے زہر جمال
کون ہو گئی ہے اور پھر ایک کھڑک مردی ہوئی سی آلات نے اُسے
بڑھا دیا۔

”غفرانی ہے“
جمد کہا ابھوگا۔ ایک دل پتلا سا بُرٹھا آدمی اُسے گھوڑے
عخار شوڑی کرنے والی والی فرش کٹ داڑھی تھی۔ ایک آنکھ پر
مشترش پڑھا تھا ہوئے تھا جس کا یہاں فحصہ اس کی گردان میں تھا میں
وہ سکھ پیدا ہیں اور یہ دل ریڈیشیں میں وہ ایک خاماںیش ایں بُرٹھا
سمم ہو رہا تھا۔

”میں پڑا اس تھرڈا وے
جی ہاں تو اس نے بڑے تلنے بیچے میں جید کی بات کات دی۔
سب سیلے تے میں میرا جناب ہے کہ اس حادثے کا شکار اُنکی سیم
ہی نہیں ہوئی تھی“
”غفاری یہم میں کر جید نے اپنے اور تقریباً سو بار لفڑت بیسی
اور سچھنے لگا کہ اس بُرٹھکی بیچ کو کیا حق حاصل ہے کہ وہ بڑا پے
میں بھی وہی نام استعمال کرے جو جوانی میں کرتی تھی اُس کو سوت
کی بھی نہیں کی کوئی معلوم“

”یہ بہت اچھا ہے میں تمام کو آپ سے پھر ملوں گا“
”تکلیف کا بہت بہت بہت نکریو“
”کوئی بات نہیں“
”جید اُبین میں پڑا یا تھا وہ اپس میں اُس نے گیدی کو توالي کی
ٹرٹ مورڈی۔ وہ اس بات کو جگ کرنا پڑا تھا کہ پڑا ایس تھرڈ
تھی دیسے اس کا بیان ہے کہ اُس کے چہرے پر گھنی والوی تھی و
خیل ہونا پڑا تھا۔ اس کا پتا لگا کہ اس بہت ضروری تھا اُس قسم کا کوئی
دوسراؤ اقذبی ہوا ہے۔ تب تو اُس نیٹرے کا طریقہ کہا جی دلایو گا۔

”ہات دراصل یہ ہے...“

”بھر بات دراصل ہی ہوتی ہے“ بُرٹھے نے پھر اُسے جوہ
پڑا تکرے تھے اور دل میں کوئی بات ہے جید کو ہڑا تاڈا
سخت مسکرا کر رہ گیا۔

”شاید آپ اس وقت غفتے میں میں بھی میں بھی“

”بھر بھر جید کو گھوڑا تارہ پھر بولادے
نہیں ہو سکتے لیکن یہ کہاں کا انصاف ہے کہ مُردے پر دو تائیں اور
ٹندگی گرام ہو گئی۔ ایک ہی بات کو کہاں تھک اور ہرایا جائے تو
مل پڑا۔

”آپ نیک ہتھیں“ جید کو سوچا تھا۔ اُس نے
”ذیہی انگلیوں میں اُن شایدنا اس بات پر ہو گا کہ اُسے تسلی قرار دے کر
کاٹا تھا۔“

”بُرٹھ... بُرٹھ... پوکتے کسی نہیں اسے جوہ دے
زیری گیا تھاگ ہے کیونکہ یہ یا تو جید کو گردان میں دھکا ہے
سیت میں...“ بھی میرے سیاہیوں کے پالدھی تھے۔

”ذیہی شایدی کوئی ایسا سیف ہے جسے کہی کے بغیر نہ کوہا
جا سکے“

”بُرٹھ جمال بھی وہ انجاد ہے جس کے پیسوں فرمی صاحب
کا تھوڑا وقت یا نہیں تھا“

”اگر میں اس سے کوئی کوہل گی تو
اپنی خوشی کے بعد میں کوہل گی تو“

”اچھا تو اسے اپنے ساتھ یہ بدل دہوں“
”بُرٹھے یہکن میں نہیں پاہتھی کرے بات مشوہد“

”میں رہیے اسی کوئی بات نہیں ہوگی“ جید نے اپنے ہاتھے
کپا اور ٹھر کے ذکر کو تو اس کا علم ہو گیا ہو گا۔

”جی نہیں، کسی کوئی معلوم“
”یہ بہت اچھا ہے میں تمام کو آپ سے پھر ملوں گا“
”تکلیف کا بہت بہت بہت نکریو“

”کوئی بات نہیں“
”کون لایا تھا سے؟“

”اپکو دکا جس نے اس مروڈکی خلک ایسی طرح نہیں دیکھی
تھی دیسے اس کا بیان ہے کہ اُس کے چہرے پر گھنی والوی تھی و
”آپ نے پویں کو اس دلائل کی اولاد دی دیا ہیں؟“

”جی نہیں“
”کیوں؟“

”بھیج اُبین ہے بیانات یہ سیکھ جا رے خالدان دلے اس
ارکے متعلق بہت بڑی بڑی باتیں کر پڑے ہیں۔ اب اس طریقہ میں
ثابت ہو جانا یہی سیکھ لیں گے کہ جید کو سیمیں نہ کیا تھیں“

”ہوں، بھیک ہے“ جید کو سوچا تھا جو اولین پورے شہر کو
جلوم ہے کہ ہار آپ کے قبیلے نے علی گیا تھا۔

”لیکن اُس کی واپسی؟“ راجہ بعلت تیر بھی سوچی کہ اُس مروڈتے
تو سول بیہاں ہو گئے کہ اُس کی ضرورت بھی کیا تھی، پڑا وہ نے ہی گیا تھا۔

وپس پر شام ہو گئی!

زکر نہ اسے بتایا کہ کوئی حاج اسے کمی بلکہ بچ ہے تو قبیلی

کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ اس کے جانے کے بعد سے اس کے باتیں ایک دوسری

بیں ہیں ہے جید کو پھر تاؤ آیا۔

بیں اب میں آخری والوں پر چاہا جاتا ہوں اور اس نے اپنے اپنے

میں پہنچ کر زور سے کہا۔

“آج تم؟”

ایسی نہیں آیا۔ والوں پر چکار کا کوئی دل تباہ بچاں مرتضیٰ

ہوتا ہے اگرچاں آدمی یہی وقت یور ہونا خرد عکر دیں تو یا اس

پہلوں والوں کا کیا حال ہو گا جیسکہ ایک میں سڑہ مسادہ کردا ہو تاکہ

فریدی کے نام تباہ ایک طرف کہ دل اتنا حنکار جید کی پیش

شوگرناہی والوں پر بہت اپنے جواب کا فرش کر لے گا۔

“ایں! جید اچھل کر لے۔ اب اس وقت قفرخی جیب

جنہیں کی سکت نہیں رہ گئی۔

“تو کیا مجھ سے اب تک میر پاہی کے بیال دے بے؟

اپ کو کیسے معلوم ہجا؟ جید آجھیں پھٹکہ دلکفریدی کو

دیکھنے کا۔

یہ مشکل سوال کیا ہے تم تھے، فریدی مسکراہماں بولا۔

بی فون سے اور منیر پاہ کے قلم پر بی ہے،

یعنی!

وینی۔ یعنی کہنکنادت ترک کر دے، منیر پاہ نے فون پر

تحاری شکایت کی تھی۔

کیا شکایت کی تھی؟

یعنی کام اس کا اندھا اس کی یہی کامیابی است ہے جو

اب چاہوں کا وحید اور ہی ہوتے تھے کر کے اسے کامیابی کر دیا گی۔

بچہ چارہ تھا کیا کیا تو کہ اگر قوت کی اعلیٰ عدی۔

جید اجھری کے فریدی کے کریں گے کیا۔

ہمیشور

منیر پاہ بول رہے ہیں اس سرسری طرف سے نسل ادا کیں۔

ملائخت جید آپ کہلیں۔

منیر پاہ صاحب ایک زہر ہمال کی بیان کرنے کی انسدادی

بیسے ایک دوسرے کی وجہ سے کیا۔

بیسے ایک دوسرے کی وجہ سے کیا۔

فڑاٹھریے! وہ تھوڑی دیر کے لئے رکا اور پھر اس طرح

ہل ہل کرنے لگا جیسے کمی تباہ کر دے ہو۔

بہت بہت بہت سکری! اس نے مالٹی پچانے لئے میں کہا۔

آج بہت اچھیں، میں تو پھر سے اپ ہی کے متعلق سوچ رہا ہوں۔

میکا کون رہ سکتی؟

یہی کہ اپ بہت اچھا اس اور مجھے دجائے کیوں ایسا محسوس ہو

ہے، مجھے ہم دفعوں بیکن میں سارہ کپٹے ہوں۔ میں نے اپ کی گٹویا

چین کر جاندی ہو۔ اپ نے میر انہر فوجا ہو۔ اور میں نے اپ کی چوں

کیسی ہو۔ اسے معاف کیجیے گا شاید میں پاگیں لے کر دے ہوں۔

عمر نے دوسری طرف پیچھے کی آواز سئی۔

اپ یہی دلچسپ بائیں کرتے ہیں۔ دوسری طرف سے اولادیں

معاف کیجیے گا، میں یعنی اوقات باولوں کی روئیں رہ سیوں

جلاماں کو عالیب کون ہے۔ تیغہ دندنک آغاز میں بولے

مارے کوئی بات نہیں!

اپ ہمابنی الحال اجادت چاہتا ہوں۔ وحید نے کہا اور پریدر

دکھ کر جائے کیے ہڑا۔ فریدی کا دروازے میں کھڑا سے گھوڑہ رہتا۔

مکون تھی؟

ڈزہرہ ہمال۔ بیکن بایک بیکی وحید مسکرا کر بولے۔

اوہ تم اسے ایسی باتیں کر رہے تھے؟

میکوں؟ کوں اسی تکمیلی باتیں تھیں؟

وہ بہت برا آدمی ہے۔ فریدی بولتا۔

اوہ میں ایک شریعت آدمی ہوں۔ ہمارا آپ اس پتھر میں

پڑیے ہیں۔ اس کے پڑھا پئے کو الہ زاد بندوں گا۔

وہ بھوڑنے دیجئے۔ فریدی اس کی پیٹ پر لامپ پھیرتا ہوا بیٹا اس میں

خواہ نہ ہو میری بی بیتائی ہوئی ہے اور پھر اس نے پھارے کا دل کو کھا کر

تین کیا تھا اس کو

ذچارے کو رہے ہیں۔ اس کے سرکار والا اس نے بھی لاکھوں

کا دل دکھایا ہے۔

وہی سے فوکی ہے کہ تحارے بڑھائے پر بھی ہی واعظ لگئے

والے!

جناب مجھے غلط کہوں، جید نے ہونٹ سکو اک کہا ہوں۔

عوقد کی عرضت کرتا ہوں۔ تھی تھی کسی شریعت سوت کو اپنی

دف متوجہ کرنے کو ششی نہیں کی اور غصائی میمیں نے کہنی

کہوں سے بھی اپنلان جایا ہے اور۔۔۔

لیں قلتک اسی پر بھئے تھی جید نہ سند پرورد اٹھیا۔

یک گروہ اہل خاتم ایک بڑے نے پر رکت کیوں کی اونٹی کے ساتھ

خاتم نے اپنے اسی کے ساتھ کیا۔

سوال زیادہ بحث طلب ہیں معلوم ہوتا۔ فریدی نے بے پرانی

کے کھا۔ ہو سکتا ہے کہ بالعین نقیبی ہار پہنچا ہو۔

اور پھر خواہ نہ ہوں میں تکلف دی ہو۔ وحید ہر ہفت کھوڑ کر والوں

میں نہیں کے خود نہیں ہیں کہ رابطہ اس سے داقت ہی نہیں ہو۔

وہ نقیب بڑھنے ہوئے ہے۔

تو آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہار گھری میں کسی نسبت دیا۔

سیدی کی بات ہے۔ فریدی نے کہا۔ قوم خود چوچے اگری رکت اسی

طبرے کی سے تو اس کا تقصید کیا ہو۔ سکاہے اگرہ اس سے پہنچے جیسی اس

تمہکی کوئی حرکت کر جائے ہو تو اسی سوچا جا سکتا تھا لہذا اسی مسخرت میں

اس کے علاوہ اور کیا کہا سکتا ہے کہ ہار گھری میں بلا گیا اور راجہ

کو اس کی خوبیوں ہوئی جیتی کہ وہ اسے استعمال بھی کرتی ہے۔

یک ہو تو کہتی ہے کہ گھریوں اس کا بام لاجانا ممکن ہی نہیں و

کوئی بات نہ ممکن ہیں ہوتی و فریدی بولا۔ اسیے تم اس بارے سخن

بعن احمد باتیں نہیں ہوتے ہیں جو دجھے ہوں۔۔۔

ابھی جلد پورا بھی نہیں ہوتا جا کر کیلی فون کی گھنٹی پیڑی۔

لا جو لقاوہ! جید جھنگا کر کھڑا ہو گیا۔

ہمیلو!

کون صاحب بول رہے ہیں دوسری طرف سے یہکھنی کیشی

سی سوال اور اسی اسی۔

سار جنت جیدا۔

ادھر جید صاحب بدل کر بھائی کے ساتھ مھری میں خطرے میں ہوں۔

اپ کون ہیں؟

رابع... رابو نگہت... جلد آئیے وہ دوسری طرف سے

دوسری طرف سے سلسہ مقطوع ہو گیا۔

کیوں، کون تھا؟ فریدی نے پوچھا۔

وابد! بھتی ہے جلد آئیے میں خطرے میں ہوں۔

خطرہ اس کشم کا خطرہ!

یہ نہیں بتایا۔

فریدی نے گھری کی طرف دیکھا۔ اسی میں خطرے میں بھتی ہے۔

چلے گئے اس کے ساتھ کیا کہا۔

بھتی ہے اس

کا خال رکھنا!
کیا؟

میں کہ میرے اور اس کے بیان پر کہا تھا اپنے تعلقات میں
کوئی کاپ بیڑے بات نہیں ہے۔ مجید جلال کر بولا وہیں آپ کو اس
کے بیان سے کوئی استدعا نہیں کرنی پڑتے میرے بیان سے تو آپ
ہی تشریف نہیں پڑتے۔

چلکھپنا چھوڑو، میں تھیں کافی شریف تھا ہوں۔
مرکلا والا وہ ایک اٹڑا موڑنے والی ہے۔ میں نہیں جانتا
جس کوں مت کر دے، جاؤ۔
نہیں جانا! مجید اکڑ کر بولا۔ اپنے بیان کی وجہ پر اپنے اپنے
بھائیوں کے تھے ہیں۔

بیلوں اپنے لے لیے۔ فریدی مُکلا کر بولا۔
مجید کو بہت زور سے بیوک لگ رہی تھی۔ مجید بونک معاملہ
ایک خوبصورت رہنگی کا تھا لہذا اس نے یہ بھی نہ سوچا کہ اب رات
کا کام انہیں بھاگایا۔ اس کوئی دوسرا معاملہ ہوتا تو وہ اسی میں
بن فریدی ہی کو کھاب جانا۔ لیکن اس وقت اس کے کامے کا نامہ۔

نہیں اسیں اکٹھا کر لے رہا تھا۔ اکٹھا کرنے بھر رہا اور عکسا کو تھی کھوئی
اسیں اسیں کوئی بھی بیوک نہ کھول کر لے رہا تھا۔ اسیں اسیں زیورات تھیں
اسیں تھی کوئی بھی اڑاکنیں لگا۔ پھر کسی منہ عقبی کھولتے۔ پھر والدہ
بھی طرح تماشی کر رہا تھا۔

زور کیاں تھے؟
چنانچہ اس وقت جنپاپلے سے تھا۔ ایک تو بادپچی تھا اور
اسی ہر سے بکھر لئے جس کی وجہ سے بیوک فونکی کی تھی۔
بھی کسی جا سوئی ناول کے ہارہی کی طرح کشت خون کا باعث ہو
سکتا ہے۔

اسی ہر سے بکھر لئے جس کی وجہ سے بیوک فونکی کی تھی۔
بھی کسی جا سوئی ناول کے ہارہی کی طرح کشت خون کا باعث ہو
سکتا ہے۔

لیکن اسکے کو تاریکی پر بیسی ہی اور قید سوچا رہا۔
دیگری خلک ترین رات تھی۔ پچھلے دن میں قریبی کے ایک دہی علاقے
میں مذہبی ایجادیں تھیں۔ اسی میں مردی پہنچے سے کئی گناہیوں پر بڑھتی
تھی۔ مجید کے اڑاکنے بھی بیوک پر شکر رہے تھے۔ وہ جلدی میں دلکش
یا نابھی مُکمل گیا۔ اس نے بائیں بڑھتے سے اپنے اور گوٹے کے
کارکٹر کر لے۔

بابیلی کوئی کے پائیں باخ کا پہاڑ کھلا ہوا تھا۔
پائیں باخ میں شناٹا تھا۔ مجید نے کہا۔ پوری گھومنی کھڑی
کر دی اور گھنٹی پر ہاتھ رکھ دیا۔ متو اتر میں بارٹن دبلن پلانڈ سے
تمہوں کی آواز سماں دی۔ دروازہ گھٹ سامنے رابو کھڑی تھی۔ اس

حضر کچھ نہیں سلام۔ بند کئے گئے بیان ہک کئے
پس کچھ نہیں معلوم۔
بند کا پچھا، ایک دبے ہو صاف صاف بتاو۔ مجید نے
قیز بھی میں پوچھا۔
”جی ہاں درانگ رہیں۔ میرے پیک کر رہا تھا کھوٹی میں
ایک بند کا پچھا جانے کیا جاں سے آگئا۔ ماحب کیا بتاو۔ میں آؤں
کا پچھا کر رہا تھا۔ مجید نے اسے بدل دکھا کر اُندر بلایا پھر پھلنے کی
کوشش کرنے لگئے اسے گھر کر آئی کمرے میں لے گئے۔ پھر جانے
کیا تھا۔
مجید نے زیادہ تھیں جاننا ممکن نہیں بھاگنا ہاہر ہے کہ جو
شش بھرے تھے میں فاختیں اڑاکنیوں کا دبایا جائے جاسکا ہو۔ اس
کے یہیں آدمیوں کے دوقوف بنادیا بڑی بات نہیں ہو سکتی تھی۔
درکی بند و جلد کے بعد وہ دھول بیٹھوں ہیں آگئے تھیں اس کی حالت
ٹیک نہیں تھی پر تک پر جگہ آرے ہے تھے۔ شاید ان دھولوں پر گیس کافی
اثر انداز ہوئی تھی۔
کسی بیٹت میں پٹھی وابع پڑھاہی تھی۔ تجھے معلوم ہو تو وہ
لہر لئی کریں تھا۔
”انفاسات ہی بیٹت مل تھیں۔ مجید مُکلا کر بولا۔ ایک آپ بھے
وہ ساری چیزوں کا ماسکیں لی جن کی وجہ تماشی کر لیا ہے۔
”پڑیے۔
سب سے پہلے اس نے تجوڑی اور گنجیوں کے شناسات
کے یہ تو سرمانہاں فضول تھا۔ یوں تکڑا بیوکے بیان کے مطابق اس نے
دیگر نہیں رکھتے جس کو خال تماشی ہے وہ کوئی اور چیز جھوٹی گیا
ہو۔ کوئی اسی چیز جس سے اسکی شفیت پر دلشی پڑ سکے
وہ ذین پر ایک گھنٹا تھے۔ تجوڑی اس پلچاراں دیکھ رہا تھا اس
کی نظر راجب کے پیروں پر پڑی۔ وہ اس کے قریب بیٹھ رہی، ہوئی تھی
اور اس شفیت پیشوں والے سیاہ غنی جیلی بہن رکھتے۔ فرم رہے
ترائے ہوئے بُک پیر جن کا فاصح جید کے چھبے سے ایک دفت
سے زیادہ تر لہو گاہیں دل کے اٹھنے کو اور میال ابخار۔۔۔ مجید کا
سر چکلتے گا۔ اس کا ایک بہت پرانا کومیلیکس ذہن کے تاریک
ٹھیکیں کھلائے گا تھا۔
میرے بیان سے یہ فضول دبے گا۔“ وہ اُسٹا اُبابریلیا پوچھے
کہ یہیں منڈ بیکا بیان تہائی مل کے گی؟“
”ابھر اُسے ایک کمرے میں لے آئی۔

خفریوں کے بیچ دھوکا کوئی دھکا ہے۔ تجھے گھنٹتے ہیں اسیں ہوتے
ہیں کہ بیٹت بی جاندہ ہوئی ہے۔ صدمہ ہوتا ہے کہ کمال کے نئے خون
و جودے ہے۔ لگائیں پھر سکنگت بے بیان تھی۔

چھستے اُکھڑ کوڑھنے لئے ہم خرچ کر دی۔ اُسے تھیں تھا
کہ دیں مکان کے سی حصہ تھیں ہیں۔ ہلکے۔
”سی ہاں اندر آئی۔“ دو ٹوکن ملک کر بول۔
کاررواز کوہاں تھے تیون نوک فرش پر پڑے ہے۔ نظر کئے میں تھم رکھتے
میٹھی تھی کی تھی اس کے اس کوئی طرح نہ دیا۔ کارکرے میں تھم رکھتے
رکھتے وہ یک بیک اس طرح تیکھیت گیا۔ بیسے اسے کچھ بیاد آیا ہو۔
میکا بات ہے۔“ وابع پڑک کر بول۔

”فی الحال بیان سے دُوری رہی۔“ ویسے تھے کہا اور وہ دھول
دھوکا کر رکھتے ہے تھے۔ رابعہ جھرتے سے کبھی فرش پر پڑے ہوئے دھول
کو دھیتی تھی اور کسی یہید کو دوہی اس لرج ہے۔ مجید کوئی ہو۔
میکا بات ہے۔“ اُنکے پہچا۔
”بکھر جوں کیا آپسے؟“

”کیا بیک چیز کی طرف اشارہ پڑھئیں۔“ تیزی کی
”ٹھیک میں کیا تو؟“
”ہاں آں۔ شاید ہے تو کہ۔۔۔ مجید۔۔۔“
”ایک خواب آؤ گیں۔ ابھیں کی تھا وہ مدار موت کی لاسکتی ہے
پیٹھک گیس ہے۔“

”اوہ بیو تو نہ کر۔“ رابعہ نہ چکر۔
”خدا جانے۔“ مجید بالہ ساتھی میں صڑا کر بولا۔ وجب تک

”وہ تقریباً پندرہ میٹھ تک والی کھڑے رہے۔“ وہ دھول
ناموش تھے اور انکی نکرس تو کو دل پر جی ہوئی تھیں۔ تھوڑی در
بعد ایک نوکتے کو مٹھلی اور رابعہ اسے آوازی دیتے تھی۔ دھنٹا
وہ بکھر کر اُٹھنے لگے۔ چند ہی ماں ہوئی۔ آنکھوں سے چاروں طرف
دیکھا رہا۔ پھر اُٹھ کر دواتر سکن طرف رہا۔
”غیر۔“ رابعہ اسے پھر اُٹھ دی۔
”وہ تقریبی طرح ان کی طرف آیا۔““ وہ تکڑا ہو کر
لپٹنے لگا۔

”میکا بات تھی۔““ مجید نے اسے گھوڑ کر پوچھا۔
”وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ سکار۔۔۔ بند کا پچھا۔۔۔“
”میکا بھی ہو۔““ وابع پڑک کر بیان کی تھی۔

لے پڑتے خلکتے اور جو دندن دھارا تھا پر غصہ اڑاکنی تھی۔ تھے دھنٹے
بیوں تو سیل پڑتی تھیں۔

”ھد دادا زہ مصل کا تھے۔““ بھٹا کی اور سارے جنگ جیدتے تھے۔“ اور
”غٹت پیٹھ اتکر کر میں ہیں۔““ ہمیں پھر بیوں پر نکادیے۔“
”میچے خرس ہے۔““ کوئی کاپ لاتا۔““ دیا۔““ جسے بول۔“

”پتا کیم؟““ مجید نے تھیز رانڈا میں کھل
”تھی ہاں اندر آئی۔““ دو ٹوکن ملک کر بول۔
”ویسے جسے جس کے اندر ہوئے۔““ دھدوارہ بند کر دیا۔““ ایک بڑے
گرے تھے جیسا۔““ تھی ملک میں کھنکتے تھے۔“
”وہ کیا تھا اور الجاہت سے بول۔“
”مکن۔““ مجید نے جو نکل کر بچا۔
”چھڑا۔“

”مکا بہ۔“
”جی ہاں دھی پڑھا۔““ نوکول کے یہی فکر منہ ہوں۔““ کھنکتے
بانٹ کھاں گئے ہیں۔“
”میکن وہ آپسے میکا بات تھی۔“

”ای ہا۔““ کھنکر تھی۔““ اکٹھا کرنے بھر رہا اور عکسا کو تھی کھوئی
”اسیں رکھی ہوئی چیزیں۔““ اٹھا پہنچا۔““ اسیں اسیں اسیں اسیں زیورات تھیں
”اسیں تھے کی کوئی بھی اڑاکنیں لگا۔ پھر کھنکتے تھے۔““ بھر والدہ
”چیزیں طرح تماشی کے تھے۔““ تو کریمی تھے۔““ بھر والدہ کوئی بڑا ہی خطرہ
ہو سکتا ہے۔““ کیا خطرہ اسی ہے۔““ تھیز رانڈے کا اور جورا
”جلدی یاد آئیگا، جو میں فونکی کی وجہ سے بیوک نہیں تھی کی وجہ سے بیوک تھا۔““

”اسی ہر سے بکھر لئے جس کی وجہ سے بیوک فونکی کی تھی۔““
”بھی کسی جا سوئی ناول کے ہارہی کی طرح کشت خون کا باعث ہو
سکتا ہے۔“

”لیکن اسکے کو تاریکی پر بیسی ہی اور قید سوچا رہا۔“
”دیگری خلک ترین رات تھی۔““ پچھلے دن میں قریبی کے ایک دہی علاقے
”میں مذہبی ایجادیں تھیں۔““ اسی میں مردی پہنچے سے کئی گناہیوں پر بڑھتی
تھی۔““ مجید کے اڑاکنے بھی بیوک پر شکر رہے تھے۔““ وہ جلدی میں دلکش
یا نابھی مُکمل گیا۔““ اس نے بائیں بڑھتے سے اپنے اور گوٹے کے
کارکٹر کر لے۔“

”بابیلی کوئی کے پائیں باخ کا پہاڑ کھلا ہوا تھا۔“
”پائیں باخ میں شناٹا تھا۔““ مجید نے کہا۔““ پوری گھومنی کھڑی
کر دی اور گھنٹی پر ہاتھ رکھ دیا۔““ متو اتر میں بارٹن دبلن پلانڈ سے
تمہوں کی آواز سماں دی۔““ دروازہ گھٹ سامنے رابو کھڑی تھی۔““ اس

”لے پڑتے خلکتے اور جو دندن دھارا تھا پر غصہ اڑاکنی تھی۔““
”پائیں باخ میں شناٹا تھا۔““ مجید نے کہا۔““ پوری گھومنی کھڑی
کر دی اور گھنٹی پر ہاتھ رکھ دیا۔““ متو اتر میں بارٹن دبلن پلانڈ سے
تمہوں کی آواز سماں دی۔““ دروازہ گھٹ سامنے رابو کھڑی تھی۔““ اس

لکھا پڑھ جیداں بیٹا وکنے مارے
جس پہلے بیٹا کو اپنے نتھیں کیوں جالا تھا اُس نتھیں
خطا پر اتنا ہی کہا تھا وہ تھیں رات ببر کے لیڈر کو دیوبے اور
شعلہ اس عزیزی سے معلوم ہوں گے
جیسے بچہ رات کو راستہ دھرا کی۔
فرمی کہ سو خداوند پر روا کر بڑو گوشایہ اُس نتھیں کے
لئے اس کا انتہ کیا تھا۔
بیٹا کیا ہے پوچھنے مفتر بلت انہاڑیں کہا۔
وہ مردار والیں پڑھ لیا اور فرمی کہ جیسے پوچھا
تھا کہ ہم کے کہاں اے پوسوہ
جیسے تناون کے کرنے ملکا۔

وَعَرِيفٍ مَّا حِبَّ
میں ایک بے عِزَّ اُٹھا ہُجول نا ایڈ و پر کاشن
ہوئے کے نایا میں نیپد کے سترہ افتاد کیا بے طلاق
میں پڑتے نہ اور نکل جاتے میں مجھے جعلت میں سے اور
آج کچ کی دوسرا چیز میں نہیں مل۔ میں کے لئے تو نہیں
مُکمل اور لعل ہوئی چیز میں پھر ان کے ماکوں کو دوں میں
کر دیتا ہوں۔ اب کے میں ترہ بال قتنی میں دوں میں
کی ہیں، ان کا ماں غنیمت آہستہ آہستہ دل میں کر دے جائیں
اب اگر تو کچ پویں کو اس کی طرح نہیں کر تو یہ
ان کی شستہ کا تصور ہے نکیرا ال آپ اشتعلی
کو کامیں کر تیش شروع کریں تو یہ سے قول کے پہلو
آپ پر دش ہو جائے کی راجیہ تجھت کا اپردا میں
بایار بھول۔ یہ ایک بیڑا ہے اس ترہ دل میں میں میں
پڑھ کر میں کا اونہم کے درجہ تجھت کے پہنچانا
بیکھریں ہو گا۔ تسلی ماراں یہ لے بایار ہو جائے کی
اس کے میں تلاش کرنے ہے یہ بھر کی فرشتے فرشتے
صاحب ان وارد اُتل کا مستعد خیانتاگی کو لوٹا میں
ہے۔ آپ بہت بڑے کے اونہم لہذا اس پر نہیں
اور بھر کے سلوے سما علی ہیں دل دیا آپ کے
خالیں شان نہیں بہتر کوں بخشد میں کے لئے پھر
تو کوئی سکی ایک خدمت ہیں انجام دے رہا ہے
خیزی ہیں پاہتا کر قانون کے محافظ کاں پر بیٹھی
لیتھنیں کیں گے بیجے افسوس کے سکے کی اونہم
لیتھنیں کیں گے بیجے افسوس کے سکے کی اونہم

بھی میں تسلی کر لادیا اور پھر اس بدل صانعہ حیر مکان خوف ناک پر نہیں
لارڈی ہوئے۔
دھاتنا میں بھی اگر ایسا ہی نہ کہا سکیں تو پھر کسی میں سے منتظر ہے۔
— تھلا کس خوف کا نہیں پہنچتا ہے، اس کے لیے صرف خوفت
ہی سووں متنہ پوچھ سکتے ہے۔
دھیں نہیں بھائے
میں بھی بتھا را صدقی ہی پھر پایہ کی مرن کا نہ دھنہ رہنے
لکھ رہی ہے بھی بلتے ہو کر پھر پاکے فصلے اسی وقت پڑھتے ہیں جب
میں دھنی کش مکش کے شعوری طور پر کسی قابل تجسس خیز حل کی روت نہیں
لے جا سکتا۔ دوسرے دلکش دوہی مسخری ہیں۔ یا انہوں نو کو کوئی
لاصل بھائی پھر کش مکش کے طرف متوجه ہی نہ ہونے دے۔ بشہر
خوفت کا جذبہ اس کے لیے یہ تھے پھر زیادہ مناسب رہتی ہے کہ مرا جان
کے سامنے ریکارڈ ووہ دینے والی گرسی کسی جا شُوارڈ اس سے کہا
پائیں کہ دسال اُنکی کا دوہمی اُس کا عاج ہے۔ دوسرے کے لئے
ثوڑے ہوئے ہی اُس سے گھٹی کا لٹکھڑا پیا ملے میلانا ہر چیز کے صدق
شرہی نہیں بلکہ سختیز اڑپی ہو جاتے ہاں جیسے۔ دوسرے پر نہ بند
ہو جائیں گے۔
سماج اپسواقی میڈی ملکوم ہوئیں وہیہ بھائی کو پڑھ سکیں۔
پیر اصلاح ... جا

تھلاڑی کی کلات ہے بیک دیشی شاندار اس کی
کارم خیں دسکو اور تھلاڑی پسے دالا تھاں ہے بیک دیشی
اس بات کے کبھی نہ کس کے پیر کا نہیں کی جو ہیں
بھائی کیتا ہے ۔

مولا جو کا پیر را اپنیں تھیں اسی عکس کی دلخواہ میں
پر کمرہ کے راہ پر سے استعمال کرنے والیں ہیں اسی طبقے کے
تمام فرشتے نہیں پڑے جاؤ۔ تھیں اسی طبقے کے جو کمرہ
پر ڈھونڈیں اور حب اور چہارہ اپنے اپنے بیان کے
بیرون کے خالی گھر سے تھاں کی اُردھ فنا ہونے لیے گئے

۴۰۵
دھوستا ہے شریک نگرا کب لا جو ملے خرخڑے ملے کافی
لپٹ شایستہ ہوں اس پرستہ نگیں اس پرستہ لاماناف
کریا۔

کون سا کوہلی کس بھابے ساتھیکی دلو تھیں
تو یہیں کر دالا مابھیں اک ونچ کر راپے کے پیان تھیں
بلاں کا جب کہ آپ اُسے فون پر پہنچئی سے ہوئے یہیں رکھ
کی ہدایت نہیں گئی۔
ادھے کوی بات ہے! فریدی سکر کر بول راپے کے ہمراں
تم کیسی تباہ تر ٹاریخا ہماؤ
لیا اپنی بات ہے یہ
تھی کہ اب یہ تھارا ہر من دوڑ کا دل اور فریدی کے نیز
کہا۔
لیکن فریدی کے ہیں ہدایت بنیلے کہ راہیں
اں کے لئے پکیے ہے
جس سیا شوہی انجام ہیں اور ان کا عروج ہی ہے۔ فریدی
اں کا تھیں اس سبب اور یافت ہو چکے۔ فریدی بیب
دریافت کیے فریدی تھارا مشتعل ہلاج کا دوں
لیکے کیں ہیں۔ یا میں تھیدہ، کل فریدی مابھی
ذیں ہیں فریدی ہیں، امر لفڑی علاج کے لیے کہ دو تو اُس
لو۔ پھر کل تھارے ہلاج کے لیے پرروشنی ڈالیں گا۔ پھر اندر
پیش کیں آج بہت خوش ہمیں
”اں بہت خوشی وچھے ہے“

لکھی شہر پر میر دیکھے تو
تو پھر اپنے آدم کی پیشیں فریدی صاحب کو فون کیے یقینی بول
”مشکش مشکر ہے“
”دکتر کو فون کر دیں؟“
”ادم نہیں! اس کی خودست نہیں اور اپنے اپنے اس بارے مطلع
کر دینا بھی ترکا، اسیں بھی۔
”جسے انسوں سے کہیں وہ جس سے...“
”اوہ! جسے بار بارہ شرمندہ نہ کہیں اب تا اس وقت بھی آپ
کے لاری کے قتل سچ رہا ہے میں عزم ہو کر آپ پاپت اکڑا
شقش کے سوچئے گا۔
”کیوں کیا ہے؟“ میر فرید کا ٹاٹاڑیں بیٹیں۔
”وہ میری فرزیک...“ کیہا پوچا اور رامیہ نہیں پڑی۔
”جسے کہا ہے کہ آپ کو بنائیں تو غلط پڑا پرے ہے اس نے
کہا اور حیری بنتی۔

جیسے کہ کافی رات تک بیکن نہیں کاٹی۔ وہ اپنے اس
کو پیکس سے عاجز آگئی تھا۔ کی جا رسا یعنی اینیلیس کی کرنیکش
کسی بھی بیچارے ہال کو پیکس کی بیادی دھرمی نہیں کی۔
بہر حال اوتے وقت بھی اگ کے ذہن پر راجع کے پیر شرط رہے گیں
شیخ جب آنکھیں تو سب نے پیکن کوئی نہ ہمہ گال بیاد کیا اور ذہن
میں راجع کا یہ جیگہ کوئی رہتا کرو۔ مدد و ہمپا پوچھ داش جوں۔ بہادر
بیش اپنے اور کوئی بھی نہ بڑھ کر نہیں۔

لایلی بھی شاید رات کو درست کرے جائے اسی ایسا بھی نہیں سو
بھائی کو پیدا کرنا تو بے کچال کر دے پیدا کرنا
کیا پس دنہ بیکے اتنا شکار کر رہا تھا اپنے باندھ کے پہاڑ
کی پریتی کے طبقہ میں گئی۔

وَتَلَاقَتِ الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ فَلَمْ يَكُنْ
بَيْنَهُمَا بَلَىٰ إِذَا قَدِمَ الْمُؤْمِنُونَ
لَمْ يَرْجِعُنَّ أَثْرَىٰ مِمَّا أَنْهَىٰ ۚ

مختصرت بایکے ایساں نہ رہے ہوئے
جودی کا ارائے ہوئے تو پورے شکوہ لونا۔

میری رہ کرنے سا انتہا کر دے گے
مکنے پر بھول کر اگر کوئی پر جعل نہیں کروں یہ میری رہ کرنے سا
دیکھا بات ہے پیر! آخر بیج یہی ہے تو کوئی کسی کی نہیں پڑے
میں پتھار کر پہنچیں سما جزا یہی ہوں گے

خمر لای کر کیا اور تانگہ دلائیوں کی سکرپٹ پر کروالا در قلاد کیجے
گئی۔ اسی سکرپٹ سے گھرتے ہوئے انتہا پر مسلک طرف ترکیہ پہنچاں
پریک کے دفنی طرف اونچی اونچی عمارتیں بیکن ہیاتیں ہی پہنچیں اور
مدفن سے اس طرف اڑھا ڈیولیں تھیں اور حرمت سے بندیاں، بیعنی
ملائیں تو کالہ بچھتے پریک پریک سامنے جوئیں تھیں یعنی جاتا تھا کہ
عمارتیں سے پریک سے ہوئے کہ کبھی بھائیں نہیں زبرہ جمال کے متعلق
گھرستے۔ تم اسی پریک کی طرف نہیں وکھے کبھی جاتا ہے یا کیا کرتے ہے۔
پریک نے کہا ہم فریض کے دوسروں کا پاتا گاڑا ہے
کہ ماسنے زبرہ جمال کی کالہی روک گئی ہوئی ہے دیکھا جب شکاں
نے زبرہ جمال کو کالا دی سے اُز کر گئی ہے وہ عارقیں کی حوالی
کہنا گکہ جمال پنچاہوں نکلوں سے غائب ہو گئی تھی۔ یعنی جب شکاں
گلیں آج جمال تائیں، اُنکی اور بڑوں کے علاوہ پریک بھی سان پڑی تھیں
اس بھی بھی میں دوسری طرف میں چار گلیں اور جی تھیں، اسکی بھری تھیں
اوہ اپنکے بیک کے نام سے ہے ہرگز اسکی قوت نہیں تھی کہ اس حلقے
میں سکھاں ہے جو دین پڑے میں رہتے ہیں
دیگریں میں یہ توپیں کوچکیں ایں پر مزوف نہ کر دے جائیں اور
ان خارقیں میں سے کسی بیک کے کوکھے پرے کرے کہ اسے کس حصے
یہاں تک کر سکتا ہے۔

دوسری صبح سارجنت جید بہت توانہ اور اس بھائیلیں
وہ اپنی پریک سے ہوں پام گرودا اُر بڑی دیر تک زبرہ جمال کا
انتظار کر رہا تھا ایک پریک اپنے ٹھہر جانشک دیکھے اے
بھائیا ہی پڑا۔ اس نے فیرقاً توپر زبرہ جمال کے سکرپٹ کے
بھی بیکی چاہی تھی میکن اسی میں کامیابی نہیں ہوئی، مگر جو
پر معلوم ہوا تھا زبرہ جمال وہاں میں رخواں کے سقلم پریک
ستم تھی اور اسی کے قوتوں پر پورے قوتوں کے پتے ریبوویکیہیں
کی جیشت سے بھانا تھا زبرہ جمال پریک اپنے دیکھتے تھیں
کر گئی تھی میکن رات کی تاریکی کا یہ کوئی اس قدر افسوس تھا کہ اس
وقت بھی پنگ پر پڑے ہی رہے تاؤ کھانے کے علاوہ ادیکنکوں
کہنا چاہتا تھا اسی نے اس کے کرے کے دوڑوں سے پردھکی
جید نے برا سامنہ بنا کر دعاوازہ کھول دیا۔
یک لمحہ گھرستے پریک کی فتحیہ کیا۔

یک آپس کی گھری بند ہوئی۔
تئیں آج پر کہتا ہوں کہ اگر اس نے ماسنے تھے کہ میں
پنگ پر دیکھا تو بہت بڑی طرح میں اُف کھا۔
تئیں نہ اسی کو اس کے دل کے سامنے پر دیکھا۔

”میں اونچی اسی میں اس وقت دیکھیں لالا گا جب حکمیں ملے
کام و جگہ“
”جیسے خلوفطہ الکاظم نکالا۔
”بُریز ایڈیٹریٹر“
”سخنہ بیڑیا آپکی دسالت سے یہ خبر پہنچے
چاہنہ والا کو پہنچانا ہاہا تباہ کر کے اُس نے اس شہر
بی بی بیک جتی ہی موارد ایں کیں ایں ان کا مال ثابت
مالکوں کو والبی کر رہا ہے سخنہ بیڑیا جیتنے پر انہیں
اُسے تعریف ماندن سے بھر جا رکھنے میں لفڑا
سچاہدہ سخنہ بیڑیا پہنچے چاہنے والوں کو مٹھ کرنا چاہتا
چکر دے کر دنیوں تک اُن کی خدمت میں حاضر ہے ہو
سکتا ہے۔ وہ اپنے نئے اور دلیس سترے انجوہی
ہے پیک کو حکوم ہو بلکہ حکم بھٹکنے تھی
نامذکون کا تاریخی باریکی اُر الکاظم
بیکیں اور اسی دفعے کو خوش خورد ہے کہ وہ
بیعت سخنہ بیڑیا کو خوش خورد ہے کہ وہ
لہ دلی تھا اس اُر کو بیک ہاپنگ کیا گیا میکن میکن بھٹکتے
کوچکی بات خیز معلوم تھی کہ وہ لہ دلی تھے بخوبی
تھے اسی دلی کو جو دل دی بنچھوڑہ پریک اسی دلی
سچے رکھو یا اسی پر جو ہری صاحب کو بگو حیرت ہوئی
کو تو کو دوئیں ماہ میں اسی دل کو ایک انتہائی بیش بیت
بیرونی جیشت سے پوچھ گئے تھے فخر مرد الجیران
بیک اپنیں بیکن بھکر سخنے پھر بھی نہیں
بکھر کی بھتی جائیں کا اسی سخن کا اعلیٰ ہندubar اس کی
خدمت میں اس کی تعلیمیں کوئی بھتی اور رہنمائی
تھیں کہیں کہ سخنہ بیڑیا اپنی اعز و بہبیت میکن اپنے اصول
کا خون نہیں کرتا۔ سخنہ بیڑیا اس کا حق ہارہ جانہ والیں
لایا سے اصل دعا اسی اڑی لاثری ہے میکن وہ
یہ کام مفت ہوئی کے گاہل اڑل جانے پر وہ اُسے
اُن تک پہنچا اسے گاہیں اس اکلا اور تاریخی بیڑا
خیال منت کے لیے پہنچیا اس بیک کر کے گاہ
آپس کی بیرونی دعا میں سخنہ بیڑیا“
”سخنہ بیڑیا“
”میں تو بہت بڑا جیسا ہوتے سے بڑا ہوتا۔
”سکرپٹ بڑا گھوٹ ہو جائے۔“
”ایک نیک دن قُسْکانی پڑتا ہے۔“

”میں اونچی اسی میں اس وقت دیکھیں لالا گا جب حکمیں ملے
بُریز ایڈیٹریٹر“
”بُریز ایڈیٹریٹر“
”سخنہ بیڑیا آپکی دسالت سے یہ خبر پہنچے
چاہنہ والا کو پہنچانا ہاہا تباہ کر کے اُس نے اس شہر
بی بی بیک جتی ہی موارد ایں کیں ایں ان کا مال ثابت
مالکوں کو والبی کر رہا ہے سخنہ بیڑیا جیتنے پر انہیں
اُسے تعریف ماندن سے بھر جا رکھنے میں لفڑا
سچاہدہ سخنہ بیڑیا پہنچے چاہنے والوں کو مٹھ کرنا چاہتا
چکر دے کر دنیوں تک اُن کی خدمت میں حاضر ہے ہو
سکتا ہے۔ وہ اپنے نئے اور دلیس سترے انجوہی
ہے پیک کو حکوم ہو بلکہ حکم بھٹکنے تھی
نامذکون کا تاریخی باریکی اُر الکاظم
بیکیں اور اسی دفعے کو خوش خورد ہے کہ وہ
لہ دلی تھا اس اُر کو بیک ہاپنگ کیا گیا میکن میکن بھٹکتے
کوچکی بات خیز معلوم تھی کہ وہ لہ دلی تھے بخوبی
تھے اسی دلی کو جو دل دی بنچھوڑہ پریک اسی دلی
سچے رکھو یا اسی پر جو ہری صاحب کو بگو حیرت ہوئی
کو تو کو دوئیں ماہ میں اسی دل کو ایک انتہائی بیش بیت
بیرونی جیشت سے پوچھ گئے تھے فخر مرد الجیران
بیک اپنیں بیکن بھکر سخنے پھر بھی نہیں
بکھر کی بھتی جائیں کا اسی سخن کا اعلیٰ ہندubar اس کی
خدمت میں اس کی تعلیمیں کوئی بھتی اور رہنمائی
تھیں کہیں کہ سخنہ بیڑیا اپنی اعز و بہبیت میکن اپنے اصول
کا خون نہیں کرتا۔ سخنہ بیڑیا اس کا حق ہارہ جانہ والیں
لایا سے اصل دعا اسی اڑی لاثری ہے میکن وہ
یہ کام مفت ہوئی کے گاہل اڑل جانے پر وہ اُسے
اُن تک پہنچا اسے گاہیں اس اکلا اور تاریخی بیڑا
خیال منت کے لیے پہنچیا اس بیک کر کے گاہ
آپس کی بیرونی دعا میں سخنہ بیڑیا“
”سخنہ بیڑیا“
”میں اونچی اسی میں اس وقت دیکھیں لالا گا جب حکمیں ملے
بُریز ایڈیٹریٹر“
”بُریز ایڈیٹریٹر“
”سخنہ بیڑیا آپکی دسالت سے یہ خبر پہنچے
چاہنہ والا کو پہنچانا ہاہا تباہ کر کے اُس نے اس شہر
بی بی بیک جتی ہی موارد ایں کیں ایں ان کا مال ثابت
مالکوں کو والبی کر رہا ہے سخنہ بیڑیا جیتنے پر انہیں
اُسے تعریف ماندن سے بھر جا رکھنے میں لفڑا
سچاہدہ سخنہ بیڑیا پہنچے چاہنے والوں کو مٹھ کرنا چاہتا
چکر دے کر دنیوں تک اُن کی خدمت میں حاضر ہے ہو
سکتا ہے۔ وہ اپنے نئے اور دلیس سترے انجوہی
ہے پیک کو حکوم ہو بلکہ حکم بھٹکنے تھی
نامذکون کا تاریخی باریکی اُر الکاظم
بیکیں اور اسی دفعے کو خوش خورد ہے کہ وہ
لہ دلی تھا اس اُر کو بیک ہاپنگ کیا گیا میکن میکن بھٹکتے
کوچکی بات خیز معلوم تھی کہ وہ لہ دلی تھے بخوبی
تھے اسی دلی کو جو دل دی بنچھوڑہ پریک اسی دلی
سچے رکھو یا اسی پر جو ہری صاحب کو بگو حیرت ہوئی
کو تو کو دوئیں ماہ میں اسی دل کو ایک انتہائی بیش بیت
بیرونی جیشت سے پوچھ گئے تھے فخر مرد الجیران
بیک اپنیں بیکن بھکر سخنے پھر بھی نہیں
بکھر کی بھتی جائیں کا اسی سخن کا اعلیٰ ہندubar اس کی
خدمت میں اس کی تعلیمیں کوئی بھتی اور رہنمائی
تھیں کہیں کہ سخنہ بیڑیا اپنی اعز و بہبیت میکن اپنے اصول
کا خون نہیں کرتا۔ سخنہ بیڑیا اس کا حق ہارہ جانہ والیں
لایا سے اصل دعا اسی اڑی لاثری ہے میکن وہ
یہ کام مفت ہوئی کے گاہل اڑل جانے پر وہ اُسے
اُن تک پہنچا اسے گاہیں اس اکلا اور تاریخی بیڑا
خیال منت کے لیے پہنچیا اس بیک کر کے گاہ
آپس کی بیرونی دعا میں سخنہ بیڑیا“
”سخنہ بیڑیا“
”میں اونچی اسی میں اس وقت دیکھیں لالا گا جب حکمیں ملے
بُریز ایڈیٹریٹر“
”بُریز ایڈیٹریٹر“
”سخنہ بیڑیا آپکی دسالت سے یہ خبر پہنچے
چاہنہ والا کو پہنچانا ہاہا تباہ کر کے اُس نے اس شہر
بی بی بیک جتی ہی موارد ایں کیں ایں ان کا مال ثابت
مالکوں کو والبی کر رہا ہے سخنہ بیڑیا جیتنے پر انہیں
اُسے تعریف ماندن سے بھر جا رکھنے میں لفڑا
سچاہدہ سخنہ بیڑیا پہنچے چاہنے والوں کو مٹھ کرنا چاہتا
چکر دے کر دنیوں تک اُن کی خدمت میں حاضر ہے ہو
سکتا ہے۔ وہ اپنے نئے اور دلیس سترے انجوہی
ہے پیک کو حکوم ہو بلکہ حکم بھٹکنے تھی
نامذکون کا تاریخی باریکی اُر الکاظم
بیکیں اور اسی دفعے کو خوش خورد ہے کہ وہ
لہ دلی تھا اس اُر کو بیک ہاپنگ کیا گیا میکن میکن بھٹکتے
کوچکی بات خیز معلوم تھی کہ وہ لہ دلی تھے بخوبی
تھے اسی دلی کو جو دل دی بنچھوڑہ پریک اسی دلی
سچے رکھو یا اسی پر جو ہری صاحب کو بگو حیرت ہوئی
کو تو کو دوئیں ماہ میں اسی دل کو ایک انتہائی بیش بیت
بیرونی جیشت سے پوچھ گئے تھے فخر مرد الجیران
بیک اپنیں بیکن بھکر سخنے پھر بھی نہیں
بکھر کی بھتی جائیں کا اسی سخن کا اعلیٰ ہندubar اس کی
خدمت میں اس کی تعلیمیں کوئی بھتی اور رہنمائی
تھیں کہیں کہ سخنہ بیڑیا اپنی اعز و بہبیت میکن اپنے اصول
کا خون نہیں کرتا۔ سخنہ بیڑیا اس کا حق ہارہ جانہ والیں
لایا سے اصل دعا اسی اڑی لاثری ہے میکن وہ
یہ کام مفت ہوئی کے گاہل اڑل جانے پر وہ اُسے
اُن تک پہنچا اسے گاہیں اس اکلا اور تاریخی بیڑا
خیال منت کے لیے پہنچیا اس بیک کر کے گاہ
آپس کی بیرونی دعا میں سخنہ بیڑیا“
”سخنہ بیڑیا“
”میں اونچی اسی میں اس وقت دیکھیں لالا گا جب حکمیں ملے
بُریز ایڈیٹریٹر“
”بُریز ایڈیٹریٹر“
”سخنہ بیڑیا آپکی دسالت سے یہ خبر پہنچے
چاہنہ والا کو پہنچانا ہاہا تباہ کر کے اُس نے اس شہر
بی بی بیک جتی ہی موارد ایں کیں ایں ان کا مال ثابت
مالکوں کو والبی کر رہا ہے سخنہ بیڑیا جیتنے پر انہیں
اُسے تعریف ماندن سے بھر جا رکھنے میں لفڑا
سچاہدہ سخنہ بیڑیا پہنچے چاہنے والوں کو مٹھ کرنا چاہتا
چکر دے کر دنیوں تک اُن کی خدمت میں حاضر ہے ہو
سکتا ہے۔ وہ اپنے نئے اور دلیس سترے انجوہی
ہے پیک کو حکوم ہو بلکہ حکم بھٹکنے تھی
نامذکون کا تاریخی باریکی اُر الکاظم
بیکیں اور اسی دفعے کو خوش خورد ہے کہ وہ
لہ دلی تھا اس اُر کو بیک ہاپنگ کیا گیا میکن میکن بھٹکتے
کوچکی بات خیز معلوم تھی کہ وہ لہ دلی تھے بخوبی
تھے اسی دلی کو جو دل دی بنچھوڑہ پریک اسی دلی
سچے رکھو یا اسی پر جو ہری صاحب کو بگو حیرت ہوئی
کو تو کو دوئیں ماہ میں اسی دل کو ایک انتہائی بیش بیت
بیرونی جیشت سے پوچھ گئے تھے فخر مرد الجیران
بیک اپنیں بیکن بھکر سخنے پھر بھی نہیں
بکھر کی بھتی جائیں کا اسی سخن کا اعلیٰ ہندubar اس کی
خدمت میں اس کی تعلیمیں کوئی بھتی اور رہنمائی
تھیں کہیں کہ سخنہ بیڑیا اپنی اعز و بہبیت میکن اپنے اصول
کا خون نہیں کرتا۔ سخنہ بیڑیا اس کا حق ہارہ جانہ والیں
لایا سے اصل دعا اسی اڑی لاثری ہے میکن وہ
یہ کام مفت ہوئی کے گاہل اڑل جانے پر وہ اُسے
اُن تک پہنچا اسے گاہیں اس اکلا اور تاریخی بیڑا
خیال منت کے لیے پہنچیا اس بیک کر کے گاہ
آپس کی بیرونی دعا میں سخنہ بیڑیا“
”سخنہ بیڑیا“
”میں اونچی اسی میں اس وقت دیکھیں لالا گا جب حکمیں ملے
بُریز ایڈیٹریٹر“
”بُریز ایڈیٹریٹر“
”سخنہ بیڑیا آپکی دسالت سے یہ خبر پہنچے
چاہنہ والا کو پہنچانا ہاہا تباہ کر کے اُس نے اس شہر
بی بی بیک جتی ہی موارد ایں کیں ایں ان کا مال ثابت
مالکوں کو والبی کر رہا ہے سخنہ بیڑیا جیتنے پر انہیں
اُسے تعریف ماندن سے بھر جا رکھنے میں لفڑا
سچاہدہ سخنہ بیڑیا پہنچے چاہنے والوں کو مٹھ کرنا چاہتا
چکر دے کر دنیوں تک اُن کی خدمت میں حاضر ہے ہو
سکتا ہے۔ وہ اپنے نئے اور دلیس سترے انجوہی
ہے پیک کو حکوم ہو بلکہ حکم بھٹکنے تھی
نامذکون کا تاریخی باریکی اُر الکاظم
بیکیں اور اسی دفعے کو خوش خورد ہے کہ وہ
لہ دلی تھا اس اُر کو بیک ہاپنگ کیا گیا میکن میکن بھٹکتے
کوچکی بات خیز معلوم تھی کہ وہ لہ دلی تھے بخوبی
تھے اسی دلی کو جو دل دی بنچھوڑہ پریک اسی دلی
سچے رکھو یا اسی پر جو ہری صاحب کو بگو حیرت ہوئی
کو تو کو دوئیں ماہ میں اسی دل کو ایک انتہائی بیش بیت
بیرونی جیشت سے پوچھ گئے تھے فخر مرد الجیران
بیک اپنیں بیکن بھکر سخنے پھر بھی نہیں
بکھر کی بھتی جائیں کا اسی سخن کا اعلیٰ ہندubar اس کی
خدمت میں اس کی تعلیمیں کوئی بھتی اور رہنمائی
تھیں کہیں کہ سخنہ بیڑیا اپنی اعز و بہبیت میکن اپنے اصول
کا خون نہیں کرتا۔ سخنہ بیڑیا اس کا حق ہارہ جانہ والیں
لایا سے اصل دعا اسی اڑی لاثری ہے میکن وہ
یہ کام مفت ہوئی کے گاہل اڑل جانے پر وہ اُسے
اُن تک پہنچا اسے گاہیں اس اکلا اور تاریخی بیڑا
خیال منت کے لیے پہنچیا اس بیک کر کے گاہ
آپس کی بیرونی دعا

پچھیں بیان کر جائے کہ اس نتیجے میں
کوئی پیروزی ممکن نہیں۔
تعلیم دینے کو کی جیسے فریضی کے باوجود اس اور
اگر کوئی تجزیہ اسی نہیں۔
پچھیں اس کا تسلیم کیا جائے ہے؟
شما ہر سو ملک میں فریضی کے لیے جو کوئی تجزیہ
میں فرانس کی سیاستی اور اقتصادی فریضی کے درجے
اور اپردویں ملک آوازِ سلطنتی نہیں ہوں گے۔ بلکہ
کوئی تجزیہ نہیں۔ اس نے کہا کہ کافی نہیں وہ معلوم
بنتے۔

وایک پریز نہ بجا کرنے پریز یا براڈسٹریٹ نہ
لگھ لیں پریز بجائے پورے ہے پریز نہ
بیانات لیکر دہمیں سے آیا تاکہ پریز کے انتگرد
لپیزیں کیا رہے ہیں اور اپریز کیا
پڑھتا
تھی پریز نہ بجا۔
کچھ باتیں فریز کے بخوبی پڑھئے
جیسا کہ اسی فریز کے
کوئی تباہی فریز کے لئے
نہیں بلکہ کے تباہی اسی کے لئے
فریز پریز اور اس کی تاریخ کے پریز کے لئے

۔ مل پہلے یہ جست ایسا نہ کھڑک سو اسکے
بیکاری کا رہنمائی
عیالت مکر بیک دشمنی درجک خاموشی پر فردیک
دایتہ زہروں والے کے ہیں یہیں پائے گئے
لیکن یہیں تھے ہیں جو
موقت پر بارگز نہ سمجھانا نہ ہو گی
خالی بارگزی کی دیپے اپنے کھانے کرے زہروں والے کے درست
ہیں کاٹے
کافی چیزیں لیتے ہیں اب بوری باری مل گئی ہے وہ
”بیکاری“
خود کی بھائیوں کا باطن تھوڑہ کر دیں

خوب کر کریں گے۔
کوئی بارہ نہ ہو تو کیسے تاریخ میں
آزادی کی جانی ایک سچی بیانیہ کا زہر جال مشین
بیانیں خود اپنی ایک علیحدہ قسم کی حکمتیں رکھتے ہیں کیونکہ
عیشیہ نے اپنے سرکار ہاؤس سے سچے رہنمائی کے فرضی

لهم انت السلام السلام السلام

دینیہ کی نسبت میں ایک بڑا
مذہبی انتہائی ایجاد کیا گیا

بیکن سوپرستار بی بی جی کا
بیکن سوپرستار کے ایسا شخص ہی نہیں

میری بیوی کا دعوہ کر لیا تو
میری بیوی کے بھول رکھ رکھ کے شتوں کی

خوبی کے ساتھ ملے
خوبی کے ساتھ ملے

لکھنؤتیں تھے سارے اسیں کوئی نہیں
میرا بیوی جو راتاں دیکھ دیوں میں
بیوی کی بیوی کی بیوی کی بیوی کی بیوی

پرکار در کتابتی از این

کب بخوبی رسمیت کریم ایشان کو شرف دادند

لے رکھ دیا گیا۔ اسی کا سب سے پہلا نتیجہ
کہ میری بیوی کو اپنے بیٹے کے لئے اپنے بیٹے کے
لئے اپنے بیٹے کے لئے اپنے بیٹے کے لئے اپنے بیٹے کے
لئے اپنے بیٹے کے لئے اپنے بیٹے کے لئے اپنے بیٹے کے

دستگل نیز بکار برداشته شود و دیگر
میتوان این روش را در تهییف

پیغمبر اسلام کے حضرت اور ربانی مسیح موعود

لے کر پہنچا کر اپنے نئے نام کو دیکھ لے گا اور میرے کام کا
لے کر اپنے نئے نام کو دیکھ لے گا اور میرے کام کا

نیجی اکاؤنٹس میں سے اسکا۔
عمر نے رائے کے مطابق اس کی فہرست تو تیار کرنے کی پیشہ واسی

لکھا یوں کہ میرے سماں میں اسی طرز کی دلچسپی کے وی بے شمار تھے۔
اُنکے نتالیک دلچسپی میں اکثر سوچا تھا کہ ضروری نہیں کہ فرم پریا ہر فحص
شیخوں کے سطح پر جو دعویٰ کیا گئے ذہن کی نسبت بھی غلط راتھ پر بیا
پڑیں ہے۔ فرم پر دیکھنے والے اور پھر اسی طرح رسمی پر بھی خود دادا تھات
کو لے لئے گئے تھے اس سلسلے کی روشنی میں دیکھا ہے اور یہ ضروری نہیں
کہ میر دلچسپی کی طرف سے ایسے جید کیا گئا تھا کہ زبرد جمال

اوچہ میں سے جو چار بھر ہمہ اسی طور پر جبکہ بیانیہ
کے عذت اس کے پیاس کی تھیں کہ کوئی بیوت نہیں تھا۔ اخیر فریضی اس
کے عذت اس کی وجہت یہ ہے کہ اس کے انتہا تھا۔ اس کے بارے میں اگر
کوئی شفیعی اس کی وجہت پیار کرے اور اس کا انتہا تھا۔ اس کے بارے میں اگر

لی خدا کے اس نے گئے تجھیں والے سیڑھے شہر کے گھر و
تکڑا کر دے۔ آسان سر دوڑ بیان نہ دے جائے پس کر کر دے
اکٹھی۔

پیش از اینکه زہر و چال اور صیغہ را کو فرید کی لئے باندوبھوک تشریف
تھا تو کیا تھا دعہ حستا لے کتا ہے اور کوئی نہ سسیں اس کی مدد
میں خواہ بخواہ اپنے اپنے اتر پیدھا کرنا چاہتا ہے زہر و چال کی مشعر
تھی جو کہ ہر ٹوپی مگرود کے جواہر پر اس کی صدی بھر مال اتی
بیت تو اس کی گہری آہی گئی تھی معاذر خواہ کو دراہ چوہنے سے خواری اپنے
پاتر نہیں تھاونکہ زہر کی بہت بہت بیوی نہ کر سکتی اگر فرید کی
لیے قصے پر دل نہ دیتا تو اس نے اس سے سب کو اگلے بیان کا سرو
کیا تھا کہ پیغمبر امدادی کی کسی ان کی طرف صیغہ را کو فرید کو بخوبی
خوردی کرے اب فرید کی اصحاب کو اس برا برادری کا خوبی
تمام شکاری کی کیا تھی اس کے لئے فرم پیسی نے کہا ہے کہ پیغمبر اے
جسے اس کی خودرت ہوتے ہے تو اس کو بھولتے ہوئے
میں مری ہوں یہی بیوی کو اے

لہٰذا کیونتے ہی تریدی نہیں اخیر رکھتا بلکہ
مارے دماغ فیض کو خرید دو رکھ دیتے جو کیوں
ٹھاپیا بھائی شہری مرتضیٰ علی داری مارے ہیں۔

آپ کا خالی ہے، جس نے پرچار
کی خالی ہے مگر وہ اپنی ملکیت کی سرگرمی کی

بلاجہ سکتی ہیں۔
آپ کو تین ہفتائے اگست میں ہوا کریم
حالتِ نولیہ ہیں۔
آپ اکلی ۲۳۰۰ میٹر وات کی بوجیں ہیں۔
کھڑی ایک پر اس کی قیمت گاہ نہیں ہے اس کی پوری
وقت میں ہوتی ہے۔

پھر!

بیویہ انتہ کے گھر میں گئی پوری دن کی طرح داخل ہو گئی۔
جسماں پر کہ سال کا نام بھاتا تھا اسکے نامہ شیخ علی
مک کے کیا ہے سوال ا جواب ہرگز نہیں تھا اس سے لے آول پر دش
بڑھتے تھیں ورنہ اسال ناہر تھیں کہ نہیں بھاتا اور پر اب وہ دیے ہیں
بھاتا پا بھاتا تھا کیونہ کیلے ہوتے تھے کیونکے سر کی کل طریقے اسکے
لے پہنچے بھی نہ رکھتی تھی اور جو ہر تو پہنچے بھی اسی پر دھکا کیا
خوبی کی طرف ریکا جسیں کہ دنیا صہی بھی تھیں تھیں جسیں
دھماتے سکلے کے ساتھ سورج کے پیغمبر طلب کا تھا ایک رنگ تھا جسے داد
خوبی کے خوشگوار اور بکے ہوئے بھر کے چون ان کا شکر
بھی خوبی کے خوشگوار اور بکے ہوئے بھر کے چون ان کا شکر

سڑک پر بیٹھا کر اپنے بیٹے کو سارے دن
خوبی کے لئے اپنے بیٹے کو سارے دن
بیٹے کے لئے اپنے بیٹے کو سارے دن
خوبی کے لئے اپنے بیٹے کو سارے دن

فریک نہ کیڈی ایک پرائیویٹ گیرج میں بھری کی۔ اور
باؤلی میں پڑے، فریک کے ساتھ تھک رہوٹ کیس تھا جسی
شاید گیس ماسک تھے، انہیں نہ اپنے اس طرف کے
تھا اور پیسے کے کوئی نہ اس طرف بکار کے خواجہ
نہیں نظر آ رہے تھے۔
”آپ کی باؤلی میں نہ نہیں، لیکیا ہے کہ آپ کو کامیابی
کا پیشی ہے، وہ یہ نے کہا۔
”یہیں خوشگوار آتا ہے کیونکہ

لیکن نیپر ک شہزادے کے متعدد ایشی شہزادے ہیں جو
یعنی بہانتا تھا کہ تم کا نئے پیسے نیپر مصلحتیں دیکھ لیں
کرو گے ۶

خود کی طور پر کیا گے جو
کہ اپنے کام کیلئے ہیں تھے اس کی وجہ سے جو کام کیا
میراب ہمارا احمد سے فرم دیکی اُس کی بات پر میران شریعت
کی نظر میں ہے بلکہ وہ یاد کیلئے ہے جو خداوند نے میراں کو اپنے
کام پر مدد پیش کی تھی۔ اس کی وجہ سے جو کام کیا
میراں نے اپنے صاحب اُپر کی وجہ سے جو کام کیا
کیا۔

مکانیز کیوں دوڑ رہے ہیرو "اُکٹھے کھانے
کے پیٹ کیوں بنا رہے گیا ہے
بیٹھتاں بُلنا نعمت کی نہیں یہاں کی کیونکہ اسی کیسی دلکشی
پکڑنے کا شرمندگانہ لُجھا ہُٹھی میرے نہ بُوکھے ہم کی جیستے کوں
کرنے کے لئے ساری چیزات کا سارا بُلے ہے میں جو خداوی ہو سکتے ہیں "۔
خوبی نہیں کھڑی کی طرف دیکھا اور پھر بُجھنے کا سواں کیسی ٹھیکانے
کی تھیاریاں کیا ہیں بھٹے ہیں زہرہ کے پیٹے ٹھیا پھر اس سے پشادر
دیکھ لیتے نظر کے تک براہت عسل اور پھر صیحہ پیکی یاد ہو گا میں نے
لیکن کبھی اس پر پڑھنے کی ہی نہیں لیں اب میں اسیں جی پیچی
کر کر پھر اس کی پہلی دلکشی

جیونا دش سے نکلا آئی جیریں اک کامان خانی نگ
شناور کھاتا
کیا سید النصر وہی آنکہ بے بسک رفت را بغتہ موائی تھی
جیتنے لایا۔
ہمیں ... اگر مرد اپناں غذائیں تو تم بہت جلد ہر بارے
روات برواؤ گے

بھی آپ کے سامنے کر رہے تھے کیا نہیں ہے
خداوند! ہم اس کے سامنے کر رہے تھے کیا نہیں ہے
لکھاں لکھاں کو نکال کر نہ کر پے منشیک میں
ستھانکی تاریخ نہیں اسکے داشتالیکے تو نہیں سکتیں
جی کہ نہیں کافی اسٹانڈارڈ کافی ہو شاید منشیک نہیں
لیکن کافی اسٹانڈارڈ ایک لفظ کے لئے بھی چند نہیں

لے کر بیٹھا کر اس ندو گیس تھاں کی درجی
ہوگئی تھی نکاح
جنہاں سال سے فریڈی اپنی گھری کی طرف بیکھا ہوا
تھے شفعت کو کھلی گئی میں خود کیا جاتے ہے اور شفعت کی
لذتیں بھی میں کر رہی آں سے پہنچ پڑیں گے

لشکریں سعی تدریس تھے مگر اکلی بارہ نہ کئے خوبیں پڑھ لیں
پس...!

بے کار آج ۲۰۱۷ء پریس کانفرنس
پاٹی غرضی تکمیل

نے مال بھر کی کوئی
توبہ کی نہ کیا نہ وہ تھی بیس اور شر بھی نہیں ہے
کوئی لایکر رکھا تھا؟

خواجہ کی طرف تھی۔ جب تک میں اپنے سوچ سے اسکا
بڑا مال بیٹھ رہا تھا خوب روح کا تھا اور اب اتنی پریگری کے شرائط
تھیں کہ پہلی سایہ غائب آئی تھی۔ جو اس کے لہذا تھے میں نے
پہلی بار مادر و متاطبقوں کی اشیاء پر بھی نظر پہنچ دی تھیں
کہ اس کی پہنچ سکتی تھیں اسلام و برہنی تھیں یا کھلڑیوں کی کٹی کی پہنچ تھی
یا اس کی پہنچ سکتی تھیں جس کے ساتھ ہمیں اپنے کام کی پہنچ تھیں
یا وہ کس طرح آپ نے تھا کہ میا کیا تھا وہ کیون نہ پہنچا
کہ اب تک تھیں میر کے لئے بھی بھی ہے وہیوں کی نہ پہنچا

دینیں پرست ہیں
میں اسی کوں پڑھ لیا۔

لش پسپر قلی سان سا ش اور ش کیمیان آر کر کر دیتی۔
و سچہنہ اخیر پر وی پیش پیش لایا ہٹا بلے۔ پیش کی علی دھار مانگ دیتی۔

مکالمہ میں اپنے بھائی کو اپنے پیارے بھائی کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔

”کمال یہ“
و سید الطیب کے ہاتھ می خفیہ میکی نے کیا۔

اپنے پیر کو کیا بات یاد رکھتے اگر صاحب کی
بے شکریوں کی خوبیت حملہ کرنے کی طبقہ میں جزو کرنا چاہیے
مایوس کس نہ فوج بھجوئی ہے۔ دھوند تو دوسری بات معلوم کرنے
کے تکمیر لے پہنچا بے سرو و دھاتا کہ شاید سید الخودی ہے جو
کی اونٹ را بے بھائی میں ہے۔ شاید فرمدی کہ خودی اور اپنے
لیے کہ خدا کی تھے اور پارہ کے عماں پر کیا تعلق

میں اکتوبر میں کوئی بھی جگہ نہ پہنچا۔
اٹلی خوشخبری کی طرف کے بیان۔
اوپرالیں کئے اندر سوتا ہے پہنچتا۔

نے کیا کہ تو پر شارب ہنا، وہ مکالمہ سے
وہ دو اول دروانے کے تربیت میں

میں کام نہ فریضی، جیسکہ تھا جو اور دوسرے لوگ
نہیں کیا ہے اپنے اس کے علاوہ اور کوئی چار دلیلیں نہیں یا اسی
باجپے سے مبارکہ اور بے ایس۔

پر تحریکی تباہ و شاید جب پر کاپان نہ لئے کے
لیا تو تحریکی نہ ہوتے اماں کو حب میں ٹھوٹے اور پاٹ پر
چڑھ لگائیں کے جب تباہ و شاید اس مرے پر تو فردی
پتے مدد کر دیاں دے دیاں۔

اُبھر کو خریدی تو پہنچتے ہیں دھاتا اور تیر پیشے دوائیں
لے لے گا اور دیکھتے ہیں کی کہ وہ بھائی یا کسی شاید
خدا کے لئے کلکتے ہیں اپنے کا خانہ کب بند ہو گیا تھا۔

جتنے پہنچ: شریور کی نئے بول
کوئی قوت شکار کئے پیشہ بول
پلی کر دلائے شان کا دفعہ بول

تھوڑی دیر پس اک دوار کے مقابل پر پروردہ کی کچھ بحث
کرنا تھا۔ ان کی پہلی جو اپنے فتح برابری آزادی
اور کی خوبی نے شاید یہ حالت پہنچی سے پہنچی تھی،
لیکن گمراہی کے باوجود بھی وہ نہایت آسانے

یہ سچ کر دیا کرے کے قریب تھے گزر رہے تھے تھر کر اسی
کے جاننا پڑا دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر کی ردشی بار برا کام کے
لئے تھے پر پرہیزی کی۔ اندر کے کسی کے پوتل کی آوانٹاڑی تھی اسی
نیکی کے بھائی کو دیکھا لیا گیا اور سید الفضل کی سپال پر مشتمل
ادران کے ساتھ وہی سپاہ بوس پڑا کر کسی پر پر کے کھڑا تھا
پڑا کہ بات تھا میں سب کی جاننا پڑا۔ اسی پڑا کی سپال
بیوی سعید پر کہتا ہوہ پہنچتے یعنیں کا اثر ان دونوں کے چہروں
پر ٹکر کا تھا۔

جیسے نہ کئے پہلی بار دیکھا تھا اور اب میں آکر اس کے ساتھ جو
بھی ساتھ رہ دے قابل تھیں ثابت ہوا تھا۔ وہ حیثیت تھی کہ پیر میں یاد
کھا اور اس کے سامنے کی سایکل بیرون کی سایی سے مخالف ہیں تھی۔
پھر پرستی نقاب بھی نہیں معلوم ہے تھا کیونکہ کرنسے وقت اس
کے بھائیوں کی دلیل میں لے لے گئے تھے۔ اس کے سامنے اس کے
خوبیوں کی بات نہیں کہی جس کی نسبت پر یہ بیانات آکر وہ
ناچھڑا سامنے آتے ہیں۔ پھر اسے ہم نے

دالا کوئی نہ فکر کا نہ بھی میں صرف پہنچ نہ سوت رہا گئے تھے اس
شہر کی سماں کی سی دلکشی تھی اسکے خرد ہیں لیا اور
صراحت بھی جو بے پرواہی اور رعنی نہ ہے وہی یہ ٹھیکانے
لے لیں اور اس کا نام بھی کوئی بھولی جانا ہوں کہ ایک خوش
ڈھونڈا اسکی دلکشی کی سب سے بڑی بھولی جانا ہوں کہ ایک خوش

مکالمہ میں ایسا بھائی کے لئے کوئی خدا
خوبی کا سچا دل دینا نہیں سمجھا جائے
کہ اس کے لئے اپنے دل کا دل دینا
کوئی خدا نہیں سمجھتا۔

لے لیں۔ کوئی نہ سر برپا اور دوسروں کی طرف سے آدمیوں کی کامیابی
کی پیروزی نہ ہے۔ سر برپا کی وجہ سے کسی اگر فردی
کو کامیابی حاصل کرنے کا درکار پہنچ کر رہا ہے تو اس کی پیروزی
کی وجہ سے کوئی نہ ہے۔ مگر خود فردی کی تھا اب تو جید پہنچ
کے لئے تجربہ کرنے کے لئے اس کی وجہ سے کوئی نہ ہے۔

فروشنده کتابخانہ حیدر آباد کی اک صبورت کا عکس
یہ کتابخانہ کی خلائق ادارتی سرہنگ تھیں تا دہ نزدیک وہ
کتابخانہ اور کتبخانہ کی ادارتی سرہنگ تھیں تا دہ نزدیک وہ
کتابخانہ کی ادارتی سرہنگ تھیں تا دہ نزدیک وہ

خوبی بینویسید و بچشم نگذارد
بیکاری

پیکر کوست تھی بے حیر نہ پہچا۔
بی بی را پال سے عسی نے باہر کی ملٹے اداز کے
ساتھ دیواروں پر نہ کارکر کر دیتے تھے جو کہ
پھر کی کارکر کر کر کر دیتے تھے کی سر اپناء اُس
کی دیوار کی ساری سی بیوں نکلے دیکھتا تو وہ خدا کی نارے

تکانیں اگر باہریں کے کلیے درکافت مار

و اندر والہ اور سید کے ملادہ کرن اور تو مرحوم ذیں بابر کے
لارے خداوند کے تعالیٰ پیغمبیر امین کے لئے دکاں و مانند کے
شہری یا نیشنل اس تحریر میں کھاتا تھا کہ اگر سید نبی پیغمبر کی مد
النور وہ ولی کے ہاتھ تھے۔ سردار احمد بند کو سید سے گلے کایا
و سلطنت اور دین کے سڑا خلاصہ کی تھے۔

بے عیل ایکی خوبی کر کر کر بستیاں ہے پہل سکندر چاروں
دلت جلالیں کے سارے بھرپورے ہے تھے بید نثار عز نگانی پاہی
بکھر دیکھنے کے کامیابی میں
بھٹکتے اڑھنے اسکے بعد سکندر

بے شکر کے بعد فریڈ کی نیکی کا ہر تجربہ دیا جائیں ایک عملہت کے
خواصیں اپنے اور مذکورہ ادارہ شترک سایہ نظر آرہتھا۔ وہ دونوں چماریوں
کی وجہ پر کوئی بے شکر کی نیکی نہیں کیا جائیں جیسا کہ
دوہماں پا نیکی سے بروزہ بیکی نہیں آتی۔ سے کہا جو پیان جیٹھا
ہی نیک نہیں۔ دوہماں کو اس کاروباری کی وجہ پر ہے ہو، جیسی دہانیں ہیں۔

وَسِرْكَانْدَرْ كَبُرْ يَعْلَمْتُ بِهِ مَنْ يَجِدْ لِي لِلَّا -
وَسِرْكَانْدَرْ كَبُرْ يَعْلَمْتُ بِهِ مَنْ يَجِدْ لِي لِلَّا -

لے کر پڑھتے دھان بیک سالنی پخت - نہیں پوچھا
پہنچ ساپبی رکھ کر تھیں پخت کیا
پیرست پھر لوگ کام سے ملا جاؤں کافروں کی
شکاریں کی کوئی دلشیزی نہیں کر کر پھر لے کر جان زین
کے کام

جند میں کی تپنگی کے بعد وہ ٹولی رہی دیوار کی اونٹ
کیلئے کوئی نہیں

لے لیں گے کی جو بھروسہ شش ایکٹر میں قدمیں ہے۔ باہر کا عالم نے اپنے
فرمایا نے۔ پر والہ سر کا اور جیرہ پر اپنی گئیں ایک دفعہ سو سو پانچ سو
پینتھ سو سو کوئی فائدہ نہیں۔ اس سوکے سے پہلے دن تک کوئی فائدہ
لگتا جائے تو بہتر ہے جو آخر سوکے کی تاریخیں کیا جائیں۔
بیکن نہ رکا۔ وہ جیسا بلالیں بیوی کے سے پہلے تو بیوی کے
گھر نہ لا کے۔

کچھ نہیں میں آتا جا جائیں کہ تابعیت کے دلکشی کو جانتے ہوں
اور شاید عوامی سی جزا عالم بھی کرنے پڑے اُس کی وجہ سے یہی
مرتب کر دے ایک سکم میں ہوتی تو یہیں ایک پاپ کے ہمراہ دیوار پر
ڈالنے پڑتے گا اور
پاپ سیر خداوند چہرہ آئتے ہے بولا جائیں وہ تھا اُنہیں
یہ چک کر دے جائے گا

پکیج... اگر پیرا زیارت پختائیں تو ہر آنچہ نہ کریں
”از راپ کی ایک سماں تھی جو“

وہ پہلی بار اخیر سزا آج دادا بیکے مسجد الطہری کے
پیغمبر اور اولادی تھے۔ وہ بھروسی بھیلے سے دو ماں سے اپنے
کوئی نسبت نہیں تھا۔ مسجد الطہری کو اس نے کھانا کالا گران میں میانے
کے سعیت پر پیس کی خصوصی ہوا۔ بیک کی تھی پہلی بیوی سے زانی کو کرنے
کی کوشش کی تھی تاکہ اپنے بیٹیں بھولے۔ مسجد الطہری نے توبے
مطیں کر دیا۔ کیونکہ اب تک نہ ساری کوئی تسلیم

پڑاپ دو راں آمدے میں بیجے سیدم اکتوبر
مسجد الطغزی سیدم اکتوبر

وَأَرْبَعَةِ الظُّرُفَ وَالْمُنْكَرِ كَذَلِكَ

لائحتہ میں
کہ اس دوست کے بھی دبپیلے پہنچے
کیم بیان کیے گئے
بیدرنظر کے کامیں کی ہر داداڑ میں تیراں کی
کے ذریعے عمارتیں دشمن کی بیدرنظر کے کام کیا ہوئے
اک آٹھویں نمبر تک تیکی کرداداں میں
بیدرنظر سے بندگی میں اگر ایسا پڑے لازمی میں
کر دیا تو میورا میں پاٹ کے سارے پرستے عکس کرداداں میں

لے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں
میرتیزی! میرتیزی! میرتیزی!

پکہ دیر خاٹھ کو کروہ پھر بولا۔ میرے پاس اسی کا لامعہ تھت
موجود ہے کہ اسی ہار ختمہ را بخوبی کے والد فلک آرڈنی صاحب تھت
کیسا تھا۔

”یہ غلط ہے تو رابع چلا کر بول۔“ قیدی ہرگز ایسا نہیں کر سکے۔
شکل ان کے متعلق یہ سوچی بھی نہیں سکتی۔

”آپ تین کریں بیان میں سید الفظر کو بین طاروں
گدا یہ عالات پیدا ہوئے تھے جن کے تحت ذکر صاحب کو لے اس
کرتا ہے لیکن سید الفظر صاحب آپ تین کریں گے یا نہیں؟“

”ایسی نہیں کس طرح کہ سید الفظر صاحب آپ تین کریں گے یا نہیں؟“
”اچھا یہ بات تو آپ مانتے ہیں کہ اس ہیکی بھرپوری کا
علم آرڈنی خاندان یا آپ کے خاندان کے علاوہ اور کسی کو نہیں ہے۔“

”یہ باتیں مان دیں گے وہ ہو۔“

”غلط ہیں بھی اس کی بھرپوری سے واقع ہو گیا ہوں اور یہ
واعفیت اسی کی طاش کے دو دن میں ہے۔“ اگریں میونتی ہوئی ہے اسی کی طاش کے دو دن میں ہے۔
کہیں غلط کہوں تو توک دیجیے گا کیونکہ ہر کسی پشتون پہلے آپ کے
خاندان کی ایک لڑکی کے ذمہ نہیں ہے۔ اسی خاندان میں بھیجا گا اس
لڑکی کی شادی آرڈنی خاندان کے دو دن میں ہے۔“ میرے پاس سید الفظر
وہ ہر جیزت دیا گیا تھا۔ ایک اس کے ماتھی ساقہ اس کے متعلق
یہ کہ میرے بھی تھی تھا جسی میونتی ہے۔“ میونتی رکھتی ہے۔ آپ تین
شیے اگر غلط کہوں تو توک دیجیے گا۔“ دیتی میں یہ تھا کہ آرڈنی
خاندان کی اس شاخ میں جسی میونتی خاندان کی لڑکی بیاہی جائی ہے
اگریں زملتی میں تمہارا دلاد کوئی روکی ہو تو وہ اسی صورت میں اکار
کی مالی مالیت پسند کرنے کے لیے دہمی کافی ہوں گے اب آپ
وہ کیا میان سے میٹھے ہیں۔“ اب میں وہ میرا مرے الگ کے ہر
آپ کو دیں۔“ میونتی ہوئی۔

”سید الفظر بھین سے میونتی ہوئی۔“ میونتی ہے۔
”میرے پاس کہاں تھا اور اسی دلاد کوئی روکی ہو تو وہ اسی صورت میں اکار
لہر آتا ہوا لات بخوبی ہے۔“ میونتی خاندان کے دل اب پھر جائی گے
وہ دھرمی ہے۔“ میونتی ہوئی۔“ دیتی میں تو میرا انکی ملکیت دے گا اس کے لئے
کو بیاہی جائیں تو میرا انکی ملکیت دے گا اس کے لئے۔“

●
”میرے پاس کہ فریدی کی طرف دیکھا فریدی کے پاس میرے پاس کے
خیفت کی خشی دی جس کا مطلب تھا کہ یہ تھا کہ یہ میرے پاس کا بیان
درست ہے۔“
”لامعے سر جھکا لامعاً اور سید الفظر بھی پوش کو آنکھیں جائے
گھوڑہ ہتھا۔“

”لیکن اسیہا پوش سے تھی کہ سایہ بولا۔“ اسیہا الفاظ میں
اور رابع آرڈنی کی شادی ہرگز نہیں ہو سکتی۔“ میرے پاس کہ فریدی کی طرف دیکھا
کہہ دیا ہے۔“

”لامعہ خاٹھ کو کروہ پھر بولا۔“ میرے پاس اسی کا لامعہ تھت

”لامعہ کو دیو۔“

”قیک تر تھک مارب جانے تھیں کہ یہ شادی نہیں ہو سکتی۔“ اسی
یہے اس محفل نے اخشنی پر اسرار طریقے و مہاذ فناہ کو دیا۔ اسی

کی جگہ اس نکھنی اور دعہ نقل قابلہ اور پڑھنی خاندان کو دیا۔ پس کروی
جانانیکیں دیکھیں آگئیں۔ اور میرا راز طاہر ہو گیا۔“

”غلط ہے۔“ بھاگا ہے۔“ رابع آرڈنی تھے مجھے میں بھل۔“ قیدی ایسی بھپی
حرکت ہے جو تھیں کر سکے ہو۔

”میونتی کیجیے میرے دلابری ہو جاوے۔“ اسی کے کھانا تھیں کہ میرے دلابری
میرا بہت سیقی ہے۔“ شایدی مغربی میں اس کے ڈیزیز کہمیں تھیں۔

”دے اُریں مغل آرڈنی صاحب آسالی سے اُسے فصلی خاندان میں
وہ اپسیں جانشیلیں گے۔“ کیوں سید الفظر کیا ہیں خدا ہم ہیں۔

”ہو سکتے ہے۔“ آپ سچھ کہہ رہے ہوں۔ میکن وہ ہر سید الفظر
”اں وقت بھی میرے پاس دو دو بے دوسرا پوشی ہے۔“ میرے دلابری

کے ساتھ بولا۔“ اس نے اُسے پایا ہے۔“ میونتی ہو تو شکریہ ہے۔“ میرے دل
اطفال کے سرہ بھے ہے۔ اور اسی ذکر آرڈنی کے خلاف ثبوت

بھی فریدم کر دل کا میں حیثیت ادا کوہیں ہوں گے۔“ میونتی اسی ایسے کے
مشعل پہنچے ہیں اپنے اخیال کو جھا ہوں۔“ اُسے بطور حقیقت کو

لوں کیلہ کے دلبری ہے۔“ بھی کم قیمت نہیں رکھتے۔“ فصلی خاندان
کی مالی مالیت پسند کرنے کے لیے دہمی کافی ہوں گے۔“ اب آپ

وہ کیا میان سے میٹھے ہیں۔“ اب میں وہ میرا مرے الگ کے ہر
آپ کو دیں۔“ میونتی ہوئی۔

”سید الفظر بھین سے میونتی ہوئی۔“ میونتی ہے۔“ میرے پاس کہ فریدی کی طرف
بھی تھی۔“ میرے پاس کہ فریدی کی طرف دلاد کوئی روکی ہو تو وہ اسی صورت میں اکار

لہر آتا ہوا لات بخوبی ہے۔“ میونتی خاندان کے دل اب پھر جائی گے
وہ دھرمی ہے۔“ میونتی ہوئی۔“ دیتی میں تو میرا انکی ملکیت دے گا اس کے لئے۔“

”میرا اس نے ایک تھامہ اور زار نکالا اور اسے استھان کئے
کہ جا رہا تھا۔“ میرے پاس کہ فریدی کی طرف دلاد کوئی روکی ہو تو وہ اسیں ہوا۔

”میونتی بے میری اپنی نہیں تھا۔“ میرے پاس کہ فریدی کی طرف دلاد کوئی روکی ہے۔“
”لارا اور اوزار سایا پوش کے ہنر سے جھٹ پڑے اور میرے پوش
آپنی کراؤ اسی پسند ہے۔“ میرے پاس کہ فریدی کی طرف دلاد کوئی روکی ہے۔“

”لارا کو دلاد تھا۔“ کہہ رہے ہیں۔“ میرے پاس کہ فریدی کی طرف دلاد کوئی روکی ہے۔“
”سید الفظر بھی کھڑے ہوئے۔“

”پیارے سترے میرے پاس کہ فریدی کی طرف دلاد کوئی روکی ہے۔“ میرے پاس کہ فریدی کی طرف دلاد کوئی روکی ہے۔“

”میرا اسماں نہیں جانا ہوں کہ تم نے اپنے بیاں کے بغیر بیٹ پریت
بیٹ رکھا۔“ لیکن میں یہ نہیں کہیں۔“ میں ملنا البتہ میرے ہاتھوں
کہہ دیا ہے۔“

”میرے پاس کہ فریدی کی طرف دلاد کوئی روکی ہے۔“ میرے پاس کہ فریدی کی طرف دلاد کوئی روکی ہے۔“

”دھوال پوری کھات میں پھیلتا جا رہا تھا۔“ اور رابع آرڈنی اپنی
نکوں پر نکھل دکھ دکھ کر کھڑے کاٹھے رکھتے ہے۔

”اپر کوئی چیز پر پڑھو تو فریدی نے اپنی اشانہ کیا۔“ جب
مکہ دھوال زائل نہ چھو جائے۔“ نیچے پت آئا۔

”وہ سب زینے میں کرنے کے خوش میں بخوبی سخزے بھریے
کوئی بیٹی پسند نہیں سے دکھ دکھ کر کھڑا۔“

”اپر کوئی چیز کفریدی کی طرف دلاد کے پتھرے اپنے گی۔“ میرے
”آپ لوں!“ رابع آرڈنی صاحب سے پتھرے کی طرف دلاد کوئی روکی ہے۔“

”لارا اور دلاد کوئی روکی ہے۔“ اس کی طرف دلاد کوئی روکی ہے۔“
”لارا اور دلاد کوئی روکی ہے۔“ اس کی طرف دلاد کوئی روکی ہے۔“

”لارا اور دلاد کوئی روکی ہے۔“ اس کی طرف دلاد کوئی روکی ہے۔“

”لارا اور دلاد کوئی روکی ہے۔“ اس کی طرف دلاد کوئی روکی ہے۔“

”لارا اور دلاد کوئی روکی ہے۔“ اس کی طرف دلاد کوئی روکی ہے۔“

”لارا اور دلاد کوئی روکی ہے۔“ اس کی طرف دلاد کوئی روکی ہے۔“

”لارا اور دلاد کوئی روکی ہے۔“ اس کی طرف دلاد کوئی روکی ہے۔“

”لارا اور دلاد کوئی روکی ہے۔“ اس کی طرف دلاد کوئی روکی ہے۔“

”لارا اور دلاد کوئی روکی ہے۔“ اس کی طرف دلاد کوئی روکی ہے۔“

”لارا اور دلاد کوئی روکی ہے۔“ اس کی طرف دلاد کوئی روکی ہے۔“

”لارا اور دلاد کوئی روکی ہے۔“ اس کی طرف دلاد کوئی روکی ہے۔“

”لارا اور دلاد کوئی روکی ہے۔“ اس کی طرف دلاد کوئی روکی ہے۔“

”لارا اور دلاد کوئی روکی ہے۔“ اس کی طرف دلاد کوئی روکی ہے۔“

”لارا اور دلاد کوئی روکی ہے۔“ اس کی طرف دلاد کوئی روکی ہے۔“

”لارا اور دلاد کوئی روکی ہے۔“ اس کی طرف دلاد کوئی روکی ہے۔“

و ذکی مامول و میراث النظری جتنا۔

نیکر آنگیں بند کچھ بچا پڑا رہ جائیں گے
دیکھئیں اسیں اپنے کاروبار میں

خواہیں کنال رکھیاں گے

ریگہ بال، شمال شرقی پہاڑی سلسلے
زیادہ خوبصورت شہر تھا۔ ایک طرف جنگل و نیال
اور دوسری طرف قریم خان عالم اور عالم کے دیباں
تھی۔ جلد یہ ابادی اُن قریم خان عالم کے دیباں
لکھتی ہے کی تھی تلے پرچار بے خلاصہ
دنیا اک بنائی ہے۔

ہنول کر را بیکی دندگی پر پادتھ ہوں لیا ہے کہ اب کی گردانی
پوری چیز تائی کو اُٹھ دکلنے کے قابل شدہ یا تو

مودی تھیں کہ مارے کریں پڑال دیا پورا
کی تسلیک لال بھائی کا آپا پندرہ کے طالب
دانیں گے

دشکنی نہ کروانی ملکہ افغانستان

پر اندر ان کے پیچے تا مگر ان درجنہ باب میں نہ
پاگئے۔ خشی شک سے پر اندر نہ موٹھتا جب اور مدد فرالے
دعاۓ کے نکلے۔ تھی تھی مگر وہ کہا۔

در دار و بند پوچیا فردی نے بھائیوں سے بھٹکیں

بیرون ایاب ہے اول ہماں تک نگران کئی ملے

وَالْمُؤْمِنُونَ

دیکھی ہوتا ہے مرتدا الراشد پختہ کتابوں کے
شکی کنٹھ کر دماغت آ توں اُ سنہ بیویوں

درالرجیعت سوارت شی پیدا نماید

وَلِغُنْتُكَ لَا يَرْبِعُ عَلَيْهِ تَحَارِدٌ يَمْبَلِي

نہ تیری نثارت فنا نہیں پہاڑیں کل بھی اونچاں
کے پہاڑ کوں کوں کوں کوں کوں کوں کوں کوں کوں

وَمَوْلَانِي مُحَمَّدْ رَسْتَمْ بْنِ شَهْرَبُورْ

پڑی دنگوں کی زبانی نہ پکے ہو جی کی پوری بھرپوری نہیں ملے گا
لے کر انتہا کی شدید ترین سرگرمی کا شکار ہو گا۔

پری جانشناک کرنے والے سید آباد پری آنکھے نے تیر کر دیا

مکالمہ ملکہ و ملک

”وکل صاحب؟“ فرمد کیا اولاد یہ مت گی کہ اپنے بیٹے نہ لے
کی پناپرہ آپ کو جوڑ دے چکیں مدد اور پوچھی اگر برلن کی
حاظر رہا ہوں تو پھر بلکہ آپ سے بہتر ہے کہ اس تھکی قیمتیں ادا کو نہ
کر پانی پنڈک شادی کرنے کا ہوتا ہے کہ بیانات میں اس یعنی آپ کو جوڑ دے

ذہنیں بھی لغتی خوشی پر فراہم کرنے ہے و
جید کو دلبلاشیوں کی چونکے نہوش بندگی بولا جو فوکنیں
کہ پرستیوں کی نہیں سورت میں سے اپنے میں جانے پہنچ
لختوں کی میں کسی نہیں نہیں مکان و نشان خلق
ہے اور اس کی خوش اسلامی کو لگادوٹ سمجھے تو اس میں
اس کی تصور... اور گھر پر طبقہ کو لگادی جی نہ گھو۔ اس کے اندازایہ
شہزادوں کی کیا ہے۔ وہاب بی وس عورتیں کر سکتا ہے جو
بڑھاپے نہیں۔ میں خود گرمیا ہے اور وہ نہیں کے ہر شے والے
کو مشیر نظروں سے بکھرے۔ بھر والی آنہ نہیں وہ قلعے سے سوکا
کیا گئے تھے۔ چھاتمیں بتاؤ کہ اگر اس کے طبقہ کا کوئی آٹکاے
اُس پر پھر تھر کے پیک آپ میں دیکھ لیتا تو کیا وہ اُسے نہیں ہی
بھکاری پیرا خیال ہے کہ بے گلائی کا نہ ہو تا وہ صرف اتنا ہی
ہو جائے کہ جو اس کو وہ نہیں سے لے لے میں مشاہدہ کر سکتی ہے۔
جید کی نہ بولا۔ دھن دو نظریں کیم جوک پیدل ہی آئے۔ فریدی
خیک دیکی تکالیں سخت بیوکیں ہے۔ جید اپنے پیٹ پر ہاتھ
لاد کر دیا۔

او ہبھیں تپڑوں کی گاتا پڑھیں کہاں میں پندریہی
خداوند کی دلیں شارٹ کر دے گے۔
ویسیں نہ رہے کہ ہبھائیں پڑھوں اور خداکہ ہجودیں کاں
پڑھے کا یہ سچی نہ رہے

میں بھی اس کے تھی پوچھ رکھ کر انہیں جانے لے چکا دیا۔ میں
پہنچنے والے ایک ایجنت کو تندروے کر کر اس کے متعلق اہم باتیں سلو
کرائیں اور وہ سپہ علیؑ نے سیدۃ النبیوں کی تاریخ کی ذیلیں تھیں کہ
وہ ہر کے متعلق اپنی نیات بند کرنے میں سے میرا قاتل دہ کی
طرف منتقل ہوا تھا اور وہی نے تھارے فریضے یہ معلوم کرنے کی
کوشش کی تھی کہ رابعہ کسی کو چاہتی تو ہیں، تم پیا ہیں رکھ کر کیں
خوبیتیں ہی تھیں کہ وہ سیدۃ النبیوں کی بجائے کسی اور سے شادی کرتا
چلاستی تھی سنکر اسے اس سے باز نہ کر سکتا تو پہلے کا اب سے میتھی
بیرا دیا، ۔ ۔ ۔ اور پھر اس نے نفایت پوش پڑھ کر خوبیت
بے ہنگامہ بھر پیا کہ ناشروع کر دیا۔ اس وقت اگر دوہری کال کر دیاں
ہے تھیں گیا ہوتا تو رابعہ اور سیدۃ النبیوں کے بھر اس ساہ پوشی کے
لیے اور ساہ پوش کا پھر نام بھی نہ سناں دیتا۔
ویکن آخراً تھی اُودھم چھانے کی کیا فردست تھی خوفناکی ہی
ٹارک چوری کی روپیت دوڑ کر سکتا تھا۔ اپنے کھریں منٹھنی پڑی
کہ اور تھائے

”پھر بھی ماننے شروع تا جب پولیس کو اس کا ہدی معلوم
ہوئی تو وہ تم کو ملا خود اسی پر بھر کل اور اگر کیسی اُسے پہنچا
جو ہاتا کر را پیدا سوچیں گے بجائے کسی اور کے شکاری کر دیا تو
مشتہ بھر کا ہوتا ہے“

بلاں گیا پیدا کر لے گیا اور ملکا نہیں مالے
فریکا بے ساختہ پڑا پس بخیل کے بلاں پتھر
کے بین شناس ہو تو

سے ۴۶

لیکن نہیں کوئی شہزادی کے بیوی مل جب یاد ملے
سچے اگر پانچ سو سال کا ساری تھا بے سر کاں دوست رکھا تو
میں جادو چاٹتے ہوا اس نے دو دکھرا ہوش پام کر دیں کیاں
دکھلے ہے پا

مُؤْمِنِیت پر بُلگا نہیں پہنچا سکے تو کوئی نہیں تھا
لیکن اپنے لئے شہر کے پہنچ کر خوشی مل کر رکھے تو...
انکے پورے کے ہزاروں لوگوں نے پہنچ یعنی دشمنی کی اک بات کی
پتا لگای رکھی جو کہ کس کی بیان کرنے والے اور وہ
ائی عہدات شرف بالا معاوضہ کرنے کے لیے بیان کے لیے